0.3
90

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

* ओ३म् *
भवानी भण्डार
पुस्तक संख्या 0:3/90
पंजिका संख्या 92C0/9V.V.2009
पुस्तक पर सर्व प्रकार की निशानियां लगाना वर्जित है। कोई महाशय १५ दिन से अधिक देर तक पुस्तक अपने पास नहीं रख सकते। अधिक देर तक रखने के लिये पुनः आज्ञा प्राप्त करनी चाहिये।

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

क प्रमाणीकरण १९८४-१९८५

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

गुरुकुल ... पुस्तकालय
पुस्तक सं० 0.3/70
आगत सं० 2329

उत्तिष्ठ जाग्रत प्राप्य वरान्निबोधत। क्षुरस्य धारा निशिता दुरत्यया दुर्गम पथस्तत् कवयो वदन्ति ॥

اوٹھو جاگو سریشٹھ جن ودّوانون سے ملو اور علم حاصل کرو دہرم کا مارگ تیز چھری کی دھار کی موافق دشوار گذار ہے اسلئے فاضل اس راستہ کو دُرگم کہتے ہین۔

وِگیان مالا

جسمین سوالات زیر بحث مذہبی نمائش چکاگو امریکہ کا جواب باصواب دیا گیا ہے اور ایشور کے وجود کا ثبوت اور نیز یہ کہ وہ کیا شے ہے اور کہان ہے مذہب اور مذہبی حکمت پر معقول بحث کی گئی ہے۔

مطبع ودیا درپن واقع لالہ کا بازار شہر میرٹھ مین حسب الارشاد جناب بابو رام چندر صاحب ویش پریسیڈنٹ جناب لالہ گنگا سہائے صاحب رئیس میرٹھ پرپرائٹر مطبع و اخبار باہتمام منشی کشن سروپ ورما ایڈیٹر و منیجر اخبار و مہتمم مطبع چھپکر شائع ہوا

بار اوّل

۵۰۰ جلد

قیمت فی جلد

بلا محصول ڈاک ۳ر

شہر میرٹھ کے مشہور و نامی مطبع ودّیا درپن سے اُردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر شنبہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عُمدہ دبیز کاغذ تقطیع ۲۰-۲۶ کے بائیس صفحون پر شائع ہوتا ہے

اور قریب قریب اُسی روز مشتریان باشان کی خدمت مین روانہ کیا جاتا ہے اسمین مُفید عام مختلف خیالات کے عالمانہ اخلاق حُسن معاشرت پولیٹکل۔مارل مضامین ہفت اقلیم کی تازہ خبرین و تار برقیان و احکام گورنمنٹ نہایت دلچسپ اور بامذاق لطائف ظرائف۔تجربہ کی پُر مغز باتین نصیحتین۔ناول سوانح عمری وغیرہ اور لوکل کی مفصل خبرین درج ہوتی ہین۔ باوجود اِن خوبیون کے عالی ہمت بابو رام چندر صاحب ویش مالک مطبع و اخبار نے قیمت ہر درجہ کے اصحاب سے یکسان یعنی باہر والون سے معہ محصول چار روپیہ اور شہر والون سے تین روپیہ چار آنہ سالانہ مُقرر فرمائی ہے تاکہ عام لوگ فائدہ اُٹھائین جو صاحب خریداری منظور فرما کر قیمت سالانہ پیشگی عطا فرمائین گے اُنکو ایک نہایت عُمدہ ناول مُفت نذر کیا جائے گا۔

درخواستین پتہ ذیل پر آنی چاہئین۔

المشتہر کشن سروپ ورما منیجر و ایڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تمہید

بے نظیر نمائش چکاگو امریکہ کے مباحثہ مذہبی کے لئے جو سوالات درج اخبار انیس ہند ہوئے تھے اُن پر ہم نے اپنے خیال کے موافق بحث کی تھی چونکہ بحث مذکور ایک نہایت ضروری اور دقیق مسئلہ کے متعلق ہے یعنی ایشور کا وجود اور مذہب کے معنی اور اصلیت وغیرہ جن سے واقف ہونا ہر شخص کا فرض ہے اور بحث مذکور کو عام طور پر ناظرین اخبار نے پسند کیا ہے اور اُن مین سے بعض کی یہہ خواہش ہے کہ بحث مذکور علیحدہ کتاب کی صورت مین ہی چھاپی جائے لہذا اسکو علیحدہ طبع کرا کر اس کتاب کی صورت مین پیش کیا جاتا ہے اگر کہیں کوئی سہو یا خطا بمقتضائے بشریت واقع ہوگئی ہو تو اسکو معزز ناظرین معاف کرین۔

مسائل بحث طلب مذکور یہہ ہین

(۱) ایشور کیا ہے اسلئے کہ اُسکے اوصاف ہر مذہب مین مختلف طور پر ہین (۲) مذاہب جو دُنیا مین ہے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

انسان کو دنیا مین رہکر کسی مذہب کی پابندی کرنا ضروری ہے یا نہین (۳) مذہب کیا چیز ہے اور کیا اسمین حکمت ہے اور کیا اسکی ضرورت ہے اور کس وجہ سے ملک مین پیدا ہوا اور کس وجہ سے دوسرے زمانہ مین ناقابل اور مکروہ سمجھا گیا اور یکقلم مردہ ہوکر دنیا سے اٹھ گیا

بحث

سب سے اول اور نہایت ضروری اگر دقیق سوال اس بحث مین یہہ ہے کہ پرمیشر کیا ہے جسکے حل کرنیکے لئے ہمکو اشیائے موجودہ عالم پر نہایت احتیاط کے ساتھہ غور کرنا چاہئے۔ چنانچہ جب ہم موجودات عالم پر غور کے ساتھہ نظر کرتے ہین تو تین قسم کی چیزین ہمکو دنیا مین نظر پڑتی ہین۔ جمادات۔ نباتات حیوانات۔ اور جب ہم ان کے اجزا پر جنسے یہہ مرکب ہین غور کرتے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ انکا وجود پانچ چیزون سے مرکب ہے جنکو زبان سنسکرت مین پانچ بھوت کہتے ہین اور وہ یہہ ہین۔ آکاش۔ وایو۔ اگنی جل۔ پرتھوی لوگ کہین گے کہ یہہ تو پنج تتو کے نام سے مشہور ہین مگر یہہ شہرت غلط ہے کیونکہ یہہ تتو نہین ہین تتو اسکو کہتے ہین کہ جو مفرد ہو یعنی اسمین کسی دوسری شے کی آمیزش نہوا اور یہہ مرکب ہین اسلئے انکا نام تتو نہین بلکہ بھوت ہے۔ چنانچہ اپنے بیان کی تائید مین ہم نیائے درشن کا سوتر پیش کرتے ہین۔

पृथिव्यापस्तेजोवायवाकाशमितिभूतानि

ترجمہ

پرتھوی اپ تیج وایو آکاش یہہ بھوت ہین

اب یہہ دیکھنا چاہئے کہ انکے اجزاے مرکبہ کیا ہین چنانچہ انکی تفصیل یہہ ہے کہ پرتھوی یعنی مٹی مین یہہ پانچون بھوت موجود ہین اور جل یعنی پانی مین چار۔ اگنی (آتش) مین تین وایو (ہوا) مین دو۔ اور آکاش مین ایک۔ ثبوت یہہ ہے کہ ان پانچ بھوتون مین پانچ ہی صفات جدا گانہ بھی ہین اور ان پانچون صفات کے معلوم کرنے کے لیے پانچ ہی اندری (حس) بھی ہمارے جسم مین موجود ہین یعنی آکاش کی صفت ہے شبد (آواز) اور اسکا علم ہمکو شروتر (حس سامعہ) اندری سے ہوتا ہے جو کان مین ہوتی

ہے۔ وایو کی صفت سپرش (لمس چھونا) ہے جو توچا اندری (حس لامسہ) سے ہمکو معلوم ہوتی ہے اور اُسکا مقام کُل جسم ہے اگنی کی صفت روپ (شکل) ہے جسکا علم ہمکو چکشو (باصرہ) اندری سے ہوتا ہے جسکا مقام آنکھہ ہے جل کی صفت رس (ذائقہ) ہے جسکا علم ہم کو رسنا اندری (حس ذائقہ) سے ہوتا ہی جسکا مقام زُبان ہے اور پرتھوی کی صفت گندھ (بو) ہے جو گھران اندری (حس شامہ) سی جانی جاتی ہے اور جسکا مقام ناک ہے اور چونکہ آکاش سے پرتھوی تک ہر ایک بھوت مین سلسلہ وار ایک بھوت بڑھتا گیا ہے اسی لئے اُن مین اُسیقدر صفات مذکورہ بھی بہ نسبت ایک کے دوسرے تیسرے چوتھے پانچوین بھوت مین مُرکب پائی جاتی ہین۔

(یہان یہہ ظاہر کر دینا بھی ضرور ہے کہ فارسی والے ان بھوتون کو عناصر کے نام سے موسوم کرتے ہین اور بجائے پانچ کے چار عناصر مانتے ہین۔ آکاش کو کوئی شے نہین مانتے مگر یہہ اُنکی غلطی ہے کیونکہ جب اُسکی صفت آواز موجود ہے اور اُسکے معلوم کرنے کے لئے ایک پانچوین حس بھی حواس اربعہ کے علاوہ موجود ہے تو وہ یعنی آکاش معدوم الوجود نہین ہوسکتا صفت بغیر موصوف کے نہین رہا کرتی پس منکران وجود ہستی آکاش کو یہہ بتانا پڑیگا کہ آواز ان عناصر اربعہ مین کس کی صفت ہے اگر وہ کہین کہ آواز ان عناصر اربعہ کی حرکت کا نتیجہ ہے اور انہین چارون کی ایک صفت مشترک ہے تو اول تو یہہ بیان اسی دلیل سے غلط ثابت ہوتا ہے کہ ان اربعہ عناصر کے معلوم کرنے کے لئے جو حواس اربعہ ہمارے جسم مین موجود ہین اُنسے اسکا علم حاصل نہین ہوتا یعنی بہرے آدمی کو باوجود موجود ہونے حواس اربعہ کے آواز سُنائی نہین دیتی اگر یہہ صفت ان عناصر اربعہ کی مُشترک ہوتی تو اُسکا علم حواس مذکورہ سے نہ ہوسکنے کی کوئی وجہ نہین ہوسکتی جسطرح کہ ان عناصر اربعہ کی دیگر صفات دیگر محسوسات سے باوجود سلب ہوجانے کسی خاص حس کے معلوم ہوجاتے ہین یعنی اندھا آدمی گو اگنی کی اصلی صفت روپ کے دیکھنے سے بوجہ سلب ہوجانے حس باصرہ کے معذور ہوجاتا ہے مگر اُسمین یعنی اگنی مین جو دو صفت مُستعار ہوا اور آکاش کی لمس اور آواز موجود ہوتی ہین اُنکو وہ انہین دونون حواس سے معلوم کرتا ہے یعنی گرمی کو چھو کر معلوم کر لیتا ہے اور آگ کے جلنے کی آواز کو سُنکر معلوم کر لیتا ہے اسی طرح یہہ بھی ضرور تھا کہ آواز بجز حس سامعہ کے کسی اور حس سے بھی محسوس ہوسکتی لیکن چونکہ ایسا نہین ہوتا لہذا صاف ظاہر ہے کہ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آواز ان اربعہ عناصر مین سے نہ کسی واحد کی صفت ہے نہ صفت مشترک ہے بلکہ وہ آکاش کی صفت ہے
علاوہ برین آکاش جسمین یہہ باقی عناصر اربعہ رکھے ہوئے ہین حرکت کرتے ہین نشو و نما پاتے ہین ان سب کا ظرف ہے
اور ان کے اور آکاش کی نسبت ظرف اور مظروف کی ہے تب یہہ کیونکر ممکن ہے کہ مظروف ہو اور ظرف
نہ ہو آکاش کی معدومیت کی دلیل جو پیش کی جاتی ہے وہ یہہ ہے کہ خلا کا نام آکاش ہے مگر جب خلا کے
معنون کی طرف غور کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ خلا اُس مقام کا نام ہے جہان کچھہ نہو لیکن اس سے
آکاش کے وجود کی معدومیت لازم نہین آتی کیونکہ اُس مقام ہی کا تو نام آکاش ہے جو ان پانچون ہو تو نہین
بہر ہوا ہی لیکن پرتھوی تک چار ہوتون کی تو ایک سے زیادہ بہوت ملے ہوئے پائے جانے کی وجہہ سے
انتو کسیطرح کبھی ہی نہین سکتے مگر آکاش کی نسبت چونکہ وہ صرف ایک صفت سے موصوف ہے یہہ
اعتراض کیا جاسکتا ہے کہ اسکو تو کیون نہ مانا جائے کیونکہ اسمین کسی اور کی آمیزش نہین معلوم ہوتی۔
اسکی نسبت جب ہم اپنی قوت ادراک کو ذرا اور کشادہ کرکے اور عقل سلیم پہ باریک بین عینک لگا کر دیکھتے ہین
تو ہمکو گرمی سردی وغیرہ اور بھی ایسی صفات معلوم ہوتی ہین جنکو ہم ان ہین سے کسی خاص بہوت کی صفت
قرار نہین دے سکتے اگر کہین کہ گرمی صفت آتش کی ہے اور سردی صفت پانی کی تو یہہ بھی صحیح نہین ہے
کیونکہ گرمی اور سردی دونون بذریعہ حس لامسہ ہمکو محسوس ہوتی ہین اس اعتبار سے یہہ ہر دو صفات ہوا کی
ہونی چاہئین مگر در اصل ایسا نہین ہے بس ضرور ہے کہ یہہ صفات کسی اور شے کی ہین کہ جو ان بہوتون مین
مختلف کیفیت سے باعتبار کمی بیشی شے مذکور کے ظاہر ہوتی ہین البتہ یہہ سچ ہے کہ آگ مین گرمی کے اجزا
اور پانی مین سردی کے اجزائے زیادہ مخلوط ہین ان ہر دو صفات کا نام اصطلاح سنسکرت مین رجوگن
اور تموگن ہے اور علاوہ انکے ایک صفت ستوگن بھی ہے جسکا مترادف کوئی خاص لفظ اردو فارسی مین بجز
اعتدال کے نظر نہین آتا لیکن اعتدال بھی ستوگن کا ٹھیک ترجمہ نہین ہے اور نہ گرمی سردی ہی تموگن اور رجوگن
کا ٹھیک ترجمہ ہین کیونکہ علاوہ سردی گرمی اعتدال کے روشنی یا چمک اور تاریکی یا اندھیرا اور خوشبو اور
بدبو اور خوبصورتی اور بدصورتی اور خوش ذائقہ اور بدذائقہ اور کریہ الصوت (بدآواز) اور بدیع الصوت
(خوش آواز) اور تندی اور تیزی اور آہستگی اور سستی اور سختی اور نرمی حرکت۔ سکون وغیرہ صفات

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بھی ایسی موجود ہین جو انھین پانچون بھوتون اور ان سے بنی ہوئی اشیا مین پائی جاتی ہین اور جو کہ بعض گُن کی کمی بیشی سے بعض جوگن کی کمی بیشی سے اور بعض ستوگن کی کمی بیشی پیدا ہوتی ہین بہرحال یہہ بات بخوبی ظاہر و ثابت ہے کہ یہہ صفات ضرور اُن صفات سے مُغایر ہین کہ جو پانچ صفات خاص ان پانچ بھوتون کی بیان کی گئی نہین لہذا ان کا موصوف بھی تلاش کرنا ضرور ہوا۔

لیکن چونکہ ان پانچ بھوتون مین صرف آکاش ہی ایک ایسا بہوت ہے کہ جو بقیہ چار بہوت کی آمیزش سی پاک ہے اسلئے اسی سے اُن صفات کے موصوف علیہ کا بھی پتہ لگ سکتا ہے اسلئے ہمکو آکاش کی ماہیت پر غور کرنا چاہیئے۔

ان حواس خمسہ ظاہری کے ذریعہ سے تو ہم صرف اسیقدر معلوم کر سکتے ہین جسقدر کہ ہم اب تک بیان کر چکے ہین لیکن اس سے آگے چلکر جو کچھ ہے وہان حواس کی رسائی نا ممکن ہے اسلئے اب ہم کو عقل سلیم سے زیادہ کام لینا پڑے گا۔

اسمین شک نہین کہ آکاش ایک نہایت باریک شے اور سب بہوتون سے لطیف تر ہے مگر چونکہ وہ مُرکب ہے اسلئے اُسکی حالت تغیر پذیر بھی ہے اور اُسکا اور بھی زیادہ باریک اجزا مین منقسم ہو جانا ممکن ہے یہان یہہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ آکاش کے مُرکب ہونے کا کیا ثبوت ہے اور وہ کن اجزاء سے مُرکب ہے۔ اسکا جواب یہہ ہے کہ جو حواس خمسہ ہمارے جسم مین ان بہوتون کے معلوم کرنے کے لئے موجود ہین وہ ضرور مُرکب ہین کیونکہ جب ہمارا کُل جسم ترکیب پایا ہوا اور بنا ہوا صریح معلوم ہوتا ہے تو یہہ نا ممکن ہے کہ اسکا کوئی جُز غیر مُرکب اور بنا ہوا نہوا ور اُنہین حواس خمسہ مین یہہ پانچون بھوت ایک خاص ترکیب کے ساتھہ داخل کئے گئے ہین جسکی وجہ سے ایک خاص حس سے ایک خاص بھوت کا علم ہوتا ہے اس بیان سے یہہ ظاہر ہو گیا کہ آکاش بھی اجزا موجودہ کا ایک جز ہے۔ اور محسوسات اور اُنکے کُل اجزا صاف و صریح طور پر مُرکب ہین اسلئے آکاش بھی جو کہ جسم کا ہی ایک جز ہے ضرور مُرکب ہے ورنہ اگر آکاش مُرکب نہوتا تو نا ممکن تھا کہ ہمارے حواس کی رسائی اُس تک ممکن ہوتی۔ ماسوا اسکے اگر ہم ان بہوتون کو کثیف حالت سے لطیف حالت مین لانا شروع کرین تو ہر ایک کثیف بہوت اپنے سے لطیف بہوت مین داخل ہوتا چلا جا

مثلاً جب مٹی کو باریک کرنا چاہین تو پانی ہین بلکروہ اُسی کی شکل مین سما جاتی ہے اور جب پانی کو باریک
کرنا چاہین تو وہ آگ کے ذریعہ سے آگ مین داخل ہو کر بھاپ کی شکل مین منتقل ہو جاتا ہے اور آگ ہوا مین
بلکہ اُسی کے سروپ مین ملجاتی ہے - اور ہوا آکاش مین بھری رہتی ہی ہے اور جسقدر زیادہ بلندی پر جائے
اُسیقدر ہوا لطیف ہوتی جاتی ہے یہان تک کہ اخیر مین صرف آکاش کی ہی صورت مین ہوا باقی رہجاتی
ہے - لہذا یہہ بخوبی ثابت ہے کہ یہہ پنچ بھوت آکاش ہی سے پیدا ہوتے ہین اور اُسی مین سما جاتے ہین اور
اس دلیل سے کافی طور پر آکاش مُرکب ثابت ہوتا ہے -
اب یہہ امر باقی رہا کہ آکاش کتنے اجزا سے مُرکب ہے ہم پہلے بیان کر چکے ہین کہ ستوگن رجوگن تموگن تین صفات
انہین پنچ بھوتون مین ایسے پائے جاتے ہین کہ جنکو ہم ان مین سے کسیکے ساتھہ منسوب نہین کر سکتے کیونکہ
یہہ تینون صفات ان پانچون بھوتون کی مجتمع یعنی کثیف حالت مین بھی پائی جاتی ہین اور لطیف سے
لطیف مین بھی پائی جاتی ہین پس اسمین کوئی شک نہین کہ وہ شے جسکے یہہ تینون ذاتی صفات ہین
ضرور کوئی ایسی چیز ہے جس سے یہہ پانچ بھوت پیدا ہوئے ہین اور یہہ وہی شے ہے جسکو پرکرتی یا
مادہ عالم کے نام سے موسوم کرتے ہین اور جسکے اجزائے لایتجزا جب اوّل ترکیب پاکر مُرکب اور
کثیف حالت مین آتے ہین تو آکاش کی صورت قبول کرتے ہین جسمین ایک خاص صفت شبد (آواز)
کی پیدا ہو جاتی ہے دوسری صورت مین یون سمجھو کہ اگر آکاش کو بھی لطیف تر حالت مین لاوین حتی کہ
اُسکی صفت شبد (آواز) زائل ہو جائے تب رجوگن - تموگن - ستوگن کی ایسی مساوی حالت ہو جائیگی
کہ ایک دوسرے کی امتیاز باقی نہ رہے گی اور جب یہہ پانچون بھوت اس لطیف حالت کو پہونچ جاتے
ہین تب جو شے باقی رہ جاتی ہے وہ مُفرد اور غیر مُرکب کہلاتی ہے اور اسیوجہ سے فاضلان زبان
سنسکرت نے اُسکا نام پرکرتی رکھا ہے جسکے معنی اصلی اور غیر متغیرہ اور غیر مُرکبہ شے کے ہین چونکہ
آکاش مین رجوگن تموگن ستوگن پائی جاتی ہین اسلئے وہ ضرور اُس شے کے اجزا سے مُرکب ہے جسکی
یہہ صفات ہین اور یہہ امر ثابت ہوگیا کہ آکاش پرکرتی سے مُرکب ہے اور اُسکے اجزا پرکرتی یعنی وہ
باریک ذرے ہین جنکو اجزائے لایتجزی کے سوائے اور کچھہ نہین کہہ سکتے -

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ایک اور طریقہ بہی اس امر کے جانچنے کا ہے کہ یہہ پانچ بہوت کس چیز سے بنے ہوئے ہین اور وہ یہہ ہے کہ آفتاب کی شعاعین جب کسی مکان مین کواڑ کے دراڑون یا اور کسی سوراخ سے داخل ہوتی ہین تو اُنمین کچہہ باریک باریک ذرّے اُڑتے ہوئے دکہائی دیتے ہین لیکن نہ تو یہہ مٹہی مین آتے ہین اور نہ دونون ہاتہون کے بیچ مین لاکر دبانے سے چپٹے ہین اور نہ کوئی اور طریقہ جہانتک قوت بشری کام کرسکتی ہی ایسا مُمکن ہے - نہ پایا گیا ہے کہ جس سے ان ذرّون کو پکڑ کر مجتمع کرسکین - غرض وہ ایسے باریک اور لطیف ہین کہ نہ کسی لطیف چیز کے بس مین آتے ہین نہ کثیف کے مگر چونکہ اُنکی صورت اِس خاص شعاعون کی حالت مین ہمکو دکہائی دیتی ہے اسلئے وہ اسقدر موٹے ضرور ہین کہ گو اُنکے ٹکڑے کرنا ہماری طاقت سے باہر ہے مگر اُنکے ایسے باریک ذرّے ہوجانا مُمکن ہے کہ جب وہ آفتاب کی شعاعون کے اس خاص طریقہ پر مکان مین داخل ہونے پر بہی نہ دیکہہ سکین اور فرض کرو کہ اُن کو کسی ترکیب سے یہانتک باریک کیا جائے کہ جس سے زیادہ باریک ہوجانا نامُمکن ہو جائے تو اُسوقت اُن پر ضرور مُفرد غیر مُرکب ہونے کا اطلاق ہوسکے گا اور اُس سے جسقدر اُنکی موٹی حالت ہوگی وہ ضرور مُرکب ہوگی اور چونکہ ان مین سوائے اُنہین صفات کے کہ جو پانچ بہوتون کی اوپر بیان ہوچکی ہین کوئی اور صفت خاص نہین پائی جاتی - لہذا بالضرور وہ انہین پنچ بہوتون کے باریک ذرّہ ہین - یہانتک اشیائے موجودہ عالم کا شکنجہ اُدہیڑ ڈالنے کے بعد ایشور کا کچہہ پتہ نہین چلتا کیونکہ اُنمین سے کوئی بہی شے ایسی نہین جسمین وہ صفات جو ایشور کی بیان کی جاتی ہین موجود ہون - لہذا اسمین کچہ بہی شک نہین کہ یہہ ایشور نہین ہین لیکن یہہ امر ضرور ثابت ہوتا ہے کہ صفحہ ہستی پر ایسی شئے بہی موجود ہین کہ جنکا ادراک اور استحصال جراسکی رسائی سے باہر ہے یعنی ان پنچ بہوتون کی جنسے ہمارا جسم بنا ہوا ہے جب ایسی باریک حالت ہوجاتی ہے کہ جسکو پرکرتی اوستہا کہتے ہین یا یون کہو کہ جب یہہ عناصر خمسہ اپنی اصلی اور اپنی مادّی حالت کو پہونچ جاتے ہین تب اُنکا معلوم ہونا حواس کے احاطہ مقدرت سے باہر ہوجاتا ہے اور یہان پہونچکر یہہ بحث ختم ہوجاتی ہے کہ جو شے حواس سے محسوس نہ ہوسکے وہ معدوم الوجود ہے اور چونکہ آگے چلکر جو کچہہ ہم بیان کرینگے اُس سے اور بہی صاف طور پر اس دلیل کی تردید ہوجائے گی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اسلئے یہان ہم اسقدر لکھنا کافی سمجھتے ہین۔ ہم پہلے بیان کر چکے ہین کہ اشیا موجودہ عالم مین تین قسم کی چیزین نظر آتی ہین
جمادات نباتات اور حیوانات اور جمادات مین سوائے اُن صفات کے کہ جو ہم اوپر بیان کر چکے ہین اور کوئی صفت نہین پائی جاتی اسلئے
یہہ کہدینا یا ایسا دعوی کرنا کسیطرح غلط نہین ہو سکتا کہ انمین سوائے انکے کچھ نہین ہوتے اور کوئی چیز موجود نہین۔ اب ہم نباتات کا امتحان کرتے
ہین چنانچہ انمین سوائے اُن اوصاف کے جو کچھ جمادات پر گذرتی کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہین ایک صفت تو روئیدگی اور بالیدگی کی ہے اور مزید بران
سردی گرمی تری خشکی سے متاثر ہونیکی صفت بہی انمین پائی جاتی ہے۔ اور بعض درخت ایسے بہی ہین کہ جو چھونے سے یا آدمی کا سایہ پڑجانے سے
مرجہا جاتے ہین جس سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ انمین علاوہ ان کے کوئی اور شی بہی موجود ہے لیکن چونکہ اس سے زیادہ اور کچھہ پتہ نہین چلتا اسلئے
اب ہم حیوانات کی طرف متوجہ ہوتے ہین قطع نظر اُن صفات کے جو سب حیوانات مین یکسان پائی جاتی ہین باعتبار
گویائی کے حکما اور علما نے حیوانات کو دو قسم کا مانا ہے یعنی حیوان ناطق و حیوان مطلق جنمین سے حیوانات ناطق کا اطلاق تو
صرف انسانون پر کیا ہے اور باقی سب حیوانات کو مطلق مانا ہے مگر محض باعتبار نطق کے حیوانات کو دو قسم پر منقسم کرنا صحیح
نہین ہے کیونکہ بولنے کی طاقت یا صفت سب حیوانات مین موجود ہے اور اگر یون کہو کہ گو بولنے کی طاقت دیگر حیوانات
مین ہے مگر چونکہ وہ مثل انسان کی باتین نہین کرتے اسلئے انکو حیوان ناطق نہین کہہ سکتے تو یہہ دلیل بالکل پوچ ہے۔
کیونکہ انکی آواز کے معنی اگر ہماری سمجھہ مین نہین آتے تو اس سے یہ لازم نہین آتا کہ وہ گویا نہین ہین یا اُنکے منہہ سے جو کچھہ آواز نکلتی ہے
وہ بالکل بے معنی ہوتی ہے ممکن ہے کہ انکی گویائی اس قسم کی ہو کہ جسکو ہم نہ سمجھہ سکتے ہون یہہ دلیل صریح ایسی ہے کہ جیسے کوئی
ایسا آدمی جو انگریزی نہ جانتا ہو بوجہ نہ سمجھہ سکنے زبان انگریزی کے انگریزونکو بے شعور بتانے لگے۔ دوسرونکی باتین
سمجھنے اور انکا جواب دے سکنے کا مادہ بہی انمین موجود ہے طوطے مینا پڑہانے سے پڑھ جاتی ہین اور اچھی خاصے آدمیونکی سی
باتین کرتی ہین۔ کتے بندر اور دیگر حیوانات بہی سدہائی سے سدہ جاتی ہین اور ہماری آواز تو درکنار اشارون تک کو
سمجھنے لگتے ہین پس ہمکو مجبور ہوکر یہہ لکھنا پڑتا ہے کہ زبان فارسی وغیرہ ایسے دشوار مباحثون کیلئے بالکل ناکمل اور ناقص
ہین اور بوجہ النقص کورسکے علمی اصطلاحات کے ترجمے بہی انمین ایسے ناقص ہوے ہین کہ جنسے لوگ کچھہ کا کچھہ سمجھہ جاتے ہین اسلئے
مجبور ہمکو اسی زبان پاک سنسکرت کے لفظ استعمال کرنے پڑینگے اور وہی طریقہ بیان اختیار کرنا ہوگا کہ جو ہمارے رشی منیونکا
رہا ہے۔ حیوان کو سنسکرت مین پرانی کہتے ہین یعنی تنفس کی طاقت یا صفت رکہنے والی شے چونکہ انسان مین
ایک صفت خاص چار سکنی کی بنسبت دیگر پرانیون کے زیادہ ہے اسلئے اسکو منوشیہ کہتے ہین۔ علاوہ اُن صفات کے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جو پنج بہوت کی پہلے بیان ہو چکی ہین پرانیون مین یہہ صفات اور زیادہ پائی جاتی ہین۔ اچہہا (خواہش کرنا) دویش (نفرت کرنا) پرتین (تدبیر) سکہہ (آرام) دکہہ (تکلیف) کا بہوگنا (گیان) واقفیت۔

چونکہ یہہ جملہ صفات ان صفات سے مغائر ہین جو پنج بہوتون کی پہلے بیان ہو چکی ہین اور انمین سے کوئی ایک صفت بہی عناصر خمسہ مین پائی نہین جاتی۔ اسلئے اسمین کوئی شک نہین کہ پرانیون کے جسم مین پنج بہوتون کے علاوہ جس سے یہہ جسم مرکب ہے کوئی اَور بہی شے اور بہی ہے جسکی مذکورہ بالا خواہش وغیرہ ذاتی صفات ہین اور وہ جیو یا روح ہے کہ جسکی موجودگی تک پرانیونکی زندگی قایم رہتی ہے اور جیو کے جسم سے باہر نکلجانے پر زندگی کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ ہرچند یہہ بیان کسی دلیل کا محتاج نہین ہے لیکن چونکہ بعض حکمانے ان صفات کو بہی پنج بہوتون کی ہی صفات قرار دیا ہے اسلئے ہم اسکا تصفیہ بہی یہان کردینا مناسب سمجہتے ہین۔

اُنکا عقیدہ ہے کہ پرانیون کے جسم مین عناصر مذکور جس خاص ترکیب سے داخل ہوئے ہین اُس سے جسم مذکور مین ایک نہایت لطیف شے پیدا ہوتی ہے جسکو روح کہتے ہین اور جو خون مین مخلوط رہتی ہے۔ یہ روح کوئی علیحدہ شے قایم بالذات نہین ہے بلکہ انہین عناصر کا عطر ہے کہ جو ہر عضو مین پہونچکر ہر قسم کی قوت دیتی ہے اسی سے آنکہون مین بصارت اور کانون مین سماعت اور ناک مین قوت شامہ زبان مین گویائی اور ذائقہ چشی اور تمام جسم مین قوت لمس پیدا ہوتی ہے اور جسم حیوان ایک ایسا مجموعہ بنجاتا ہے کہ جس سے فعل و انفعال یعنی کسی کام کے کرنے یا کرانیکی قابلیت اُسمین آجاتی ہے خواہش۔ نفرت۔ تدبیر سکہہ دکہہ کا بہوگ اور علم یعنی واقفیت اسی ترکیب کا نتیجہ ہے جو جسم حیوانات کی ساخت مین مستعمل ہوئی ہے۔ اور چونکہ مشاہدہ یعنی حواس سے اِن عناصر اربعہ کے اور کسی شے کا وجود محسوس نہین ہوتا لہذا اُسکو کوئی علیحدہ شے قایم بالذات نہین مانا جاسکتا۔ اسی قسم کے بیانات سے جیو اور ایشور کا وجود صیغہ ہستی سے منکران حق نے اپنے خیال مین معدوم قرار دیا ہے لیکن یہہ سبز باغ جیسا بظاہر شگفتہ معلوم ہوتا ہے ویسا ہی اصلیت مین بے بنیاد اور پوچ ہونیکی وجہ سے محض ایک ہوکہ کی ٹٹی ہے چنانچہ اُسکی تردید دلایل مندرجہ ذیل سے کافی طور پر ہوجاتی ہے۔ اول تو جیسا کہ ہم پہلے بیان کرچکے ہین خواہش وغیرہ شش صفات مذکور جو محض پرانیون مین پائی جاتی ہین ان عناصر اربعہ یا خمسہ کی اس حالت مرکبہ جسم حیوان کا نتیجہ کسیطرح نہین ہوسکتین کیونکہ نتیجہ اُن صفات سے مغایر یا اُنکی احاطہ سے باہر نہین جاسکتا جو عناصر مذکور مین موجود تہین کیونکہ مفردات مین جو صفات موجود ہوتی ہین وہی ہمیشہ اُن مفردات سے جو مرکب بنائے جاتے ہین اُنمین بہی پائی جاتی ہین بنا برین اگر جیسا کہ منکران حق اپنے دعوی کی سند قرار دیتے ہین یہ بات تسلیم کی جاتی کہ موجودات عالم مین مفردات کی خاص کیمیائی ترکیب دیگئی ہو مگر انمین کوئی بہی صفت مغایر یا ماورا ان صفات سے نہین

ہو سکتی جو مفردات مین موجود نہین صریحی و بدیہی بات ہے کہ جو صفت اجزائے مین نہو وہ کہان سے آئیگی اس بدیہی الثبوت دلیل کو منکران حق اس دلیل سے قطع کرتے ہین کہ جب چونہ ہلدی ملائی جاتی ہے تو سُرخ رنگ پیدا ہوتا ہے یا ہلدی اور نیل ملایا جاتا ہے تو سبز رنگ پیدا ہوتا ہے کہ جو اجزاے مذکور کے رنگ سے بالکل مختلف اور مغائر ہے - اسکا جواب یہ ہے کہ خواہ سُرخ ہو خواہ سبز ہو جو کچھہ چونہ اور ہلدی اور ہلدی اور نیل کی ترکیب سے پیدا ہوا وہ بھی تو رنگ ہی ہے اور رنگ سے رنگ ملکر رنگ کا پیدا ہونا محال نہین ہونا لیکن اس سے یہہ ہرگز لازم نہین آسکتا کہ اس ترکیب سے کوئی ایسی صفت نئی پیدا ہو گئی جو پہلے سے چونہ اور ہلدی مین نہین تھی کیونکہ رنگ کی صفت جو پیدا ہوئی ہے وہ اُنمین پہلے سے بھی موجود تھی اور جب دو مختلف رنگ ملین تو صاف ظاہر ہے کہ اُنکی رنگت مین ضرور فرق آویگا یعنی ایک کا رنگ دوسرے پر چڑہجاے گا اور اسیطرح جو رنگ پیدا ہوگا وہ ایسا ہوگا کہ کچھہ ایک کی کچھہ دوسرے رنگ کی جھلک اُسمین پائی جاے چنانچہ سبزی مین ہلدی اور نیل دونون کی جھلک پائی جاتی ہے اور علی ہذالقیاس چونا اور ہلدی کے رنگونکی جھلک اُس سُرخی مین بھی پائی جاتی ہے کہ جو اُن سے ملکر پیدا ہوتی ہے اور روپ جو اصلی صفت منجملہ عناصر خمسہ کے ایک عنصر آتش کی تھی ہی تو رنگ ہے جو مختلف صورتون مین ظاہر ہوا ہے - روپ ہے خوشنما ہو چاہے بدنما چاہے گورا چاہے کالا نا ممکن ہے کہ روپ کی صفت سے باہر نکلکر کسی اور صفت کے نام سے موسوم ہو سکے بلکہ جملہ اشکال اور اُنکے مختلف رنگ سب روپ کی تعریف مین داخل مین اسیطرح رس یعنی ذائقہ بھی مختلف رس دار چیزون سے ملکر مختلف قسم کا ہو جاتا ہے مگر رس یعنی ذائقہ سے باہر نہین جا سکتا مختصر یہہ کہ ان عناصر خمسہ کے ہر پنج خواص مذکورہ بالا باعتبار کمی بیشی عناصر مذکور کو مختلف قسم کے ظاہر ہوتے ہین مگر اِن پانچون خواص اصلی کی حد سے کسی صورت مین باہر نہین جاتے اور خواہش وغیرہ صفات مذکورہ بالا چونکہ اِن سے بالکل علیحدہ ہین لہذا وہ اِن عناصر خواہ انکے مجموعہ کے نتائج نہین ہو سکتین

(۲) فعل و انفعال کے لئے فاعل مفعول اور نیز آلات اور مادہ کی ضرورت ہوتی ہے اور آلات ہمیشہ وجود فاعل سے علیحدہ ہوتے ہین - اور یہہ امر ظاہر ہے کہ حواس خمسہ مذکورہ بالا یعنی آنکھہ ناک کان زبان اور حس لامسہ مثل آلات کے ہین یعنی آنکھہ سے ہم دیکھنے کا کام لیتے ہین اور ناک سے سونگھنے کا اور زبان سے چکھنے اور بولنے کا اور کان سے سُننے کا اور حس لامسہ سے (جو تمام جسم مین ہے) چھونے کا - اور علاوہ ان حواس خمسہ کے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اور بھی آلات ہمارے جسم مین ایسے ہین جنسے ہم بالکل مثل وزارون کے کام لیتے ہین مثلاً ہاتھون سے پکڑنے مارنے لکھنے اُٹھانے وغیرہ کا دانتون سے چبانے کا پیرون سے چلنے کا وغیرہ اور چونکہ آلات ہمیشہ فاعل کے وجود سے علحدہ ہوتے ہین۔

اسلئے وہ شے جوان آلات سے کام لیتی ہے ضرور ہے کہ ان سے علحدہ اور مغائر ہے۔ ورنہ قطعی لازم آتا ہے کہ گھوڑا خود ہی ایک وقت مین سواری کا کام بھی دے اور سوار بھی بن جائے۔ عینک دیکھنے کا کام بھی دے اور مبصر بھی ہو۔ بانسری گانے کا کام بھی دے اور گویّا بھی ہو۔ تلوار مارنے کا کام بھی دے اور خود ہی شمشیر زن بھی ہو لیکن یہہ سب باتین ناممکن اور محال ہین۔ اسلئے بخوبی ثابت ہے کہ آنکہ صرف عینک کا کام دینے والی شے ہے مگر دیکھنے والا کوئی اور ہی ہے۔ پانون چلنے کے اوزار ہین مگر چلنے پھرنے والا کوئی اور ہی ہے علی ہذا القیاس دیگر حواس کی بھی یہی کیفیت ہے۔ لیکن اگر ایسا نہین ہے بلکہ یہہ مجموعہ ہمارے جسم کا ہی خود فاعل بھی ہے تو ہم نہین جانتے کہ مرنیکے بعد جبکہ اسمین یہ سب چیزین جون کی تون موجود بھی رہتی ہین کیون اپنے فعل سے معطّل اور بیکار ہو جاتا ہے؟ معترض جھٹ پٹ کہہ اُٹھے گا کہ مرنیکے بعد اُن عناصر کی وہ ترکیب جو زندگی کی حالت مین تھی قایم نہین رہتی اور اسلئے بیکار ہو جاتا ہے جسطرح کہ گھڑی کے پُرزے جس ترکیب سے لگائی گئی ہین اُنمین نقص آجانے سے گھڑی چلنے سے بند ہو جاتی ہے۔ مگر ہم حالتِ زندگی مین بھی ایک ایسی حالت دیکھتے ہین کہ جسمین یہہ اعضائے جسمانی بالکل بیکار ہو جاتے ہین یعنی سونیکی حالت جسمین نہ آنکھہ دیکھہ سکتی ہے نہ کان سُن سکتے ہین نہ پیر چل سکتے ہین نہ ناک سونگھہ سکتی ہے نہ زُبان چکھہ سکتی ہے وغیرہ وغیرہ کہا جاسکتا ہے کہ آنکھہ بوجہ بند ہو جانیکے نہین دیکھہ سکتی اور زُبان مُنہ مین بند ہونیکی وجہ سے نہین چکھہ سکتی۔ لیکن اوّل تو دیگر حواس بالکل کھلے ہوئے ہین۔ علاوہ برین آنکھون کے پلک اُٹھا کر اور مُنہ کھولکر زُبان سے تُرشی وغیرہ لگانے پر بھی کچھہ محسوس نہین ہوتا۔ اور اگر یون کہا جائے کہ جیسے گھڑی کے پُرزے بلا چابی لگائے اپنے فعل سے معذور ہو جاتے ہین اسیطرح یہہ جسم بھی کام کرتے کرتے چونکہ تھک جاتا ہے اسلئے اعضائے مذکور بھی ڈھیلے ہو کر سُست اور معطّل ہو جاتے ہین اور سو کر آرام پالینا انکے لئے ایسا ہے جیسا گھڑی کو چابی لگا دینا جسکی وجہ سے یہ پھر تازہ دم ہو کر کام کرنے لگتے ہین۔ اسکا جواب یہ ہے کہ اوّل تو گھڑی خود ایک آلہ ہے اور اُسمین اپنے آپ چابی لگا سکنے کی قابلیت نہین ہے۔ اس اعتبار سے بھی کسی شے کو

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جسم سے علیحدہ کام لینے والا ماننا پڑیگا۔ علاوہ برین بڑا چابی لگائی ہی اگر پنڈولم ہلا دیجیئے تو چکر چلنے لگتے ہین اور سوئیان
بڑہنے لگتی ہین گہنٹی کو اگر بجا دیجیے بجنے لگتی ہی گویا کہ اُنمین جو صفات موجود تہین وہ ہر حالت مین یکسان کام دیتی
ہین مگر انسان کے جسم سے بلا جگائے کچہہ کام نہین ہو سکتا جس سے صاف ظاہر ہے کہ آنکہہ وغیرہ حواس و دیگر اعضا مین دیکہنے وغیرہ کی
طاقت یا صفت نہین ہے بلکہ یہ بعض آلات ہین اور انسے کام لینے والی کوئی اور شے ہی۔ علاوہ سونے کی حالت کے ایک حالت اور
بھی ہے یعنی حالت خواب جسکو سوپن اوستہا کہتے ہین اس حالت مین یہ آتما سب کام مثل جاگنے کی حالت کے کرتا ہی یعنی دیکہتا بہی ہے
بولتا بہی ہے سنتا بہی ہے چلتا بہی ہے وغیرہ وغیرہ مگر ان اعضا اور حواس سے مطلق کام نہین چلتا جس سے رہا سہا شک بہی سبارہ
مین جاتا رہتا ہی اور کافی طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ جیو جسم سے علیحدہ شے ہی (۳) خواہش وغیرہ صفات ذاتی جیو کی جو ہم نے بیان
کی ہین اُنکے باعث سے جو نتائج یا افعال ظہور پذیر ہوتے ہین وہ بہی ایسے ہین کہ جو عناصر و حواس خمسہ کی صفات یا اُنسے بلکہ جو نتائج
پیدا ہوتے ہین اُنسے علیحدہ ہین مثلاً اچھا سے لوبہہ و دویش سے بہے (خوف) لجا (شرم) گہیان (واقفیت) سے وہم
شک۔ دہوکہ فریب وغیرہ کہ جو زبان سنسکرت مین دوش کہلاتے ہین اور انکی وجہ سے جو خبیث یا بد خصلتین یعنی
آتمک کار (روحی تکلیف) پیدا ہوتی ہین اُنکا علاج بہی اُن ذریعون سے نہین ہو سکتا جن سے کہ جسمانی تکلیف دور کیجاتی
ہین مثلاً اگر کسی شخص مین چوری جاری یا عیاشی کا عیب پڑ جائے تو کوئی طبیب یا ڈاکٹر یا وید ایسا نہین
ہے نہ کوئی ایسی دوا ہے کہ جس کے کہانے سے اُسکا علاج یا دفعیہ ہو سکے اس روحانی مرض کا علاج
اگر کچہہ ہو سکتا ہے تو نیک شخصون کی صحبت سے ہی ہو سکتا ہے کیونکہ برے آدمیون کی صحبت سے ہی یہ عیب
پیدا ہوتے ہین یا اگر کوئی شخص کسی مضمون کا مفہوم یا کسی عبارت کے معنی یا کسی شے کو بجائے اُسکے کچہہ
اور شے غلط طور پر مان رہا ہے یا سمجہہ رہا ہے تو اُسکا علاج بہی کسی چیز کے کہانے پینے یا کسی عضو جسم کے کم کرنے یا اُسکی
اصلاح کرنے سے نہین ہو سکتا بلکہ سمجہانے بوجہانے بتانے اور جتانے سے ہی ہو سکتا ہی علاوہ برین جملہ صفات مذکورہ بالا
یعنی خواہش نفرت سکہہ دکہہ کا بہوگ تدبیر کرنا اور گیان لازم ذات یعنی جیو کے سوبہاوک گن ہے انمین سے
کوئی ایک بہی ایسا نہین جسکے معدوم ہو جانیکے بعد باقی دیگر صفات قایم رہجائین یعنی ناممکن ہے کہ خواہش
نفرت تدبیر کرنا سکہہ دکہہ کا بہوگ باقی رہجائین اور گیان معدوم یا علیحدہ کر دیا جائے یا خواہش کو معدوم یا دور کر دیا
جائے اور باقی صفات موجود رہجائین لیکن پانچ بہوتک صفات اور حواس خمسہ کے اوصاف اور نیز حواس مذکور مین یہ بات

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نہین پائی جاتی بلکہ خلاف اس حالت صفات جیو کے اُنکی یہ کیفیت ہے کہ ایک صفت یا حس کے معدوم ہوجانے پر باقی صفات یا حواس موجود رہ سکتے ہین یا سوا اُسکے جسم کا کوئی جُز یا حس معدوم ہوجائے پھر بھی باوجودیکہ جسمانی قوت اُسیقدر معدوم ہوجاتی ہی کہ جسقدر جز و جسم یا عضو یا حس کے وجود سے ممکن تھی مگر روحانی صفات مذکورہ بالا مین کچھہ بھی وکار (نُقص) نہین آتا جس سے روز روشن کیطرح صاف طور پر جیو کا وجود جسم سے علیحدہ نظر آتا ہے یہ دلیل بالکُل بے بُنیاد ہے کہ جو شے مشاہدہ سے محسوس یا معلوم نہین ہوسکتی وہ معدوم یا بے وجود ہے کیونکہ ہمارا جسم اور ہمارے حواس بہت ناقص ہین اور بہت تھوڑی دور تک اُنکی رسائی ہے۔ اور جو موجودات عالم تمام عالم مین پھیلا ہوا ہے۔ اسلئے ہمکو ضرور انومان (قیاس) سے اُنکا وجود دریافت کرنا پڑتا ہے اگر مشاہدہ کے ماننے والون سے دریافت کیا جائے کہ بیشمار اشیاء گھڑی - ریل دیا سلائی و پارچہ ہائے اونی و سوتی وغیرہ جو مُختلف ولائیون اور مقامات کی بنی ہوئی ہین کیا اُنکا کوئی بنانیوالا نہین ہے؟ اگر ہے تو مشاہدہ کی کوئی حقیقت نہین کیونکہ حواس سے اُنکا وجود محسوس نہین ہوتا اور اگر نہین ہے تو اس سے زیادہ غلط اور ہٹ دھرمی کی بات اور کیا ہوسکتی ہے۔

یہان تک اشیاے موجودہ عالم پر بغور نظر کرنے اور اُنکی ماہیت کی نسبت مُحققانہ بحث کرنے سے یہہ عُقدہ حل ہوگیا کہ صفحہ ہستی پر پانچ بھوت اور اُنکا مادّہ یعنی پرکرتی اور جیو یہہ چیزین موجود ہین کہ جنکا مجموعہ جمادات و نباتات و حیوانات کی صورت مین ہمکو دکھائی دیتا ہے اور مُنجملہ اُنکے صرف اِن پانچ بھوت کی موٹی حالت ہی صرف ایک ایسی شے ہے کہ جسکو ہم حواس سے محسوس کرسکتے ہین - مگر نہ ہم اپنے وجود اور اپنی ہستی کو محسوس کرسکتے ہین نہ پرکرتی وغیرہ باریک حالت پنچ بھوت کو حواس سے محسوس کرسکتے ہین بلکہ صرف انوبھوا و انومان سے ہی معلوم کرسکتے ہین یہان تک پہونچکر بھی ایشور کے وجود کا کچھہ پتہ نہین ہے لہذا ہم اپنی تحقیقات کا قدم آگے بڑہاتے ہین اور یہہ دیکھنا چاہتے ہین کہ علاوہ پنج بھوت اور جیو اور پرکرتی کے کسی اور شے کی ہستی کا بھی کچھہ وجود پایا جاتا ہے یا نہین؟

چونکہ ایشور کی صفات جسقدر کہ مانی جاتی ہین یا مانی گئی ہین وہ ایسی ہین کہ جڑ پدارتھہ (غیر ذی روح) یعنی پنج بھوت

یا پرکرتی ہین کسیطرح نہین گھٹ سکتین نہ جیو ہی مین وہ صفات پائی جاتی ہین اسلئے اسمین کوئی شک نہین کہ ایشور
ان سب سے علحدہ اور کوئی نرالی ہی چیز ہے - مگرچونکہ بعض لوگون نے جیو اور ایشور کو ایک مانا ہے اور بعض جیو کے
وجود سے منکر ہوکر ایشور کو ہی جیو مان بیٹھے ہین اسلئے ہمکو اوّل یہہ بات تحقیق کرنی چاہئیے کہ آیا جیو اور ایشور ایک
ہین یا ہو سکتے ہین ؟ اس سوال کو پیش نظر رکھکر جب ہم جیوؤن کی طرف غور اور خوض کے ساتھہ نظر ڈالتے ہین تو ہمکو
عجیب تماشا نظر آتا ہے - منوشیہ (انسان) ماتر کو چھوڑکر باقی جسقدر پرانی ماتر (حیوانات) ہین اُنکی تو یہہ کیفیت ہے
کہ جس حالت مین پیدا ہوئے ہین اُسی حالت مین مرجاتے ہین کسی قسم کی ترقّی کرنیکا مادّہ اُنمین نہین ہے اور بجز اسکے
کہ پیدا ہونا جسم کا بڑھنا اور پھر بوڑہا ہوکر فنا ہوجانا اور کوئی تبادلہ اُنکی حالت مین نہین ہوتا - اور یہہ تبدیل
حالت ایسی ہے کہ جو قدرتاً سب اشیا مین جو پیدا ہوتی اور مرتی ہین ہوتی رہتی ہین اسلئے اسکو بہی اُنکی اختیاری
یا اُنکی صفات مین داخل نہین کہہ سکتے لیکن برخلاف اُنکے انسان کی حالت مین عجیب تبدیلیان اور ترقیان
ہوتی ہین - لہذا اسمین کوئی شک نہین کہ وہ شے جسکی مدد سے انسان ہر قسم کی ترقی حاصل کرتا ہے یا تو جیو سے
کوئی علحدہ شے ہے یا جیو دو قسم کے ہین - ایک وہ کہ جو انسان کے جسم مین داخل اور پیدا ہوتے ہین اور دوسری
وہ کہ جو دیگر حیوانات کے جسم مین داخل ہوکر پیدا ہوتے ہین - لیکن چونکہ ہم اوپر بیان کر آئے ہین کہ خواہش
نفرت سُکھہ دُکھہ کا بھوگ - تدبیر کرنا اور علم وجود ذات یہ ۶ صفات ایسی ہین جو سب حیوانات مین یکسان پائی
جاتی ہین اور بعض اُنمین سے نباتات مین بہی پائی جاتی ہین - اس اعتبار سے ہم کہہ سکتے ہین کہ اگر جیو کی بہی قسمین
ہین تو وہ تین قسم کی ہونی چاہئیین - خیر جو کچھہ ہو بہرحال اوّل یہہ امر تحقیق طلب ہے کہ وہ کیا شے ہے کہ جس سے نوع انسانی
(منوشیہ یونی) مین انواع و اقسام کی عجیب و غریب تبدیلیان اور ترقیان نظر آتی ہین جسوقت آدمی پیدا ہوتا ہے
اُسکی حالت ایسی ہوتی ہے کہ جیسے اور حیوانات کی نہ تو وہ بات چیت کرسکتا ہے نہ اور ہی کوئی بات اُسمین
ایسی ہوتی ہے جو دیگر حیوانات مین نہ ہو بلکہ بعض حیوانات کے بچّے پیدا ہوتے ہی کہڑے ہوتے اور چلنے پھرنے نظر
آتے ہین بیان سے اتنا پتہ تو ضرور ملتا ہے کہ ابتدائی اور پیدایشی حالت دونون کی ایکسی ہوتی ہے بلکہ
انسان کی حالت بعض حیوانات کی حالت سے گِری ہوئی ہوتی ہے اس سے آگے جو کچھہ ترقّی انسان کی حالت مین
ہوتی ہے اُسکی ابتدا ایسے ہوتی ہے یعنے جو زبان ماباپ بولتے ہین وہی زبان اُنکی اولاد بولتی ہے اور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جیسی پوشاک ماباپ پہنتے ہین ویسی ہی اولاد پہننی شروع کرتی ہے غرضکہ جیسی جیسی حرکات وسکنات وعادات ورسومات وغیرہ مان باپ مین ہوتی ہین ویسی ہی اُنکی اولاد مین ہوتی ہین جس سے یہہ بات بخوبی ظاہر اور ثابت ہوتی ہے کہ انسان کو اسطرح پر جو کچھہ حاصل ہوتا ہے وہ مستعار اور پرایا ہے اُسکا ذاتی اور اپنا کچھہ بھی نہین کیونکہ اگر صفت گویائی انسان کی ذاتی اور اصلی (لازم ذات) صفت ہوتی تو اسکی کیا وجہ تھی ہندوستانیونکی اولاد ہندوستانی اور انگریزونکی اولاد انگریزی اور پنجابیونکی پنجابی اور بنگالیونکی بنگالی وغیرہ مادری زبان بولنے کے سوائے دوسری زبان کا ایک لفظ نہ بول سکتی ہے نہ سمجھہ سکتی ہے تاوقتیکہ اُسکو تعلیم نہ دیجائے اگر یہہ صفت جیو کی ذاتی صفت ہوتی تو مثل خواہش وغیرہ صفات لازم ذات کے یہہ صفات بھی پیدایشی اور اصلی ہونی چاہیئین تہین مگر ایسا نہین ہے پس اسمین کچھہ شک نہین ہے کہ جو کچھہ دوسرے سے لیتا یا سیکھتا ہے وہ بالضرور پرایا اور مستعار ہے اُسکی اپنی ذاتی صفت تو صرف وہی ہین جنکو وہ مان کے پیٹ سے لیکر پیدا ہوتا ہے اگر یون کہین کہ انسان کے پاس جوہر عقل ایک ایسی شئے ہے کہ جسکی مدد سے انسان ہر قسم کی ترقی کر سکتا ہے تو یہہ بھی ٹھیک نہین ہے کیونکہ جملہ انسانون کی حالت بھی ایک سی نہین ہے باوجودیکہ عقل سب مین ہے مگر سب انسان نہ تو صاحب لیاقت ہین نہ صاحب ثروت بلکہ انسانون مین بعض انسان مثل بعض دیہاتیون کے ایسے ہین کہ اُنسے حیوان بدرجہا بہتر ہین کیونکہ حیوانات اُس قاعدہ کے کہ جسمین مخلوقات اور موجودات عالم جکڑے ہوئے پائی جاتی ہین مخالفت نہین کرتے مثلاً حیوانات مین اُسوقت کے سوائے کہ جب اُنمین حمل قایم ہونے کی قابلیت پیدا ہوتی ہے کبھی نر مادہ کا اتصال نہین ہوتا مگر انسان اس معاملہ مین بالکل خلاف قواعد وقانون قدرت کے عمل درآمد کرتے ہین بعض جانور اسقدر شعور رکھتے ہین کہ اشارون سے ہر قسم کے کام کرتے ہین مگر بعض حضرات انسان بتلانے اور سکھلانے سے بھی ٹھیک طور پر کام نہین کرتے لیکن قطع نظر اسکے اگر کسی آدمی کے بچے کو انسانون کی صحبت سے علیحدہ اسطرح پر رکھا جائے کہ مطلق اُسکے پاس کسی آدمی کا گذر نہونے پاوے صرف دودہ وغیرہ مایحتاج ضروری کسی سبیل مناسب سے اُسکے پاس پہونچادئے جاوین تو ظاہر ہے کہ اُس انسان مین اور دیگر حیوانات مین کچھہ فرق نہوگا اور چراغ عقل بالکل تاریک اور گُل پڑا رہیگا اگر معترض یون کہے کہ نہین ایسا نہین ہوسکتا تو اوّل تو ہم دریافت کرتے ہین کہ وہ گفتگو کس زبان مین کریگا کیونکہ یہ بات بدیہی اور اظہر من الشمس ہے

کہ ہر ایک بچہ اپنے ماباپ کی زبان سیکہتا اور بولتا ہے ؟

یہہ دلیل ایسی صاف ہے کہ جس سے بخوبی ثابت ہو جاتا ہے کہ انسان اور حیوان کے جیو بالکل ایک ہین اور اُن مین نہ تو کوئی اور صفت اصلی و ذاتی بجز اُن صفات کے ہے کہ جو جیو کی ذاتی صفات ہین اور نہ انسان اور حیوان مین دو قسم کے جیو ہین۔ شری مان پرم ہنس پریور اجکاچاریہ سری سوامی دیانند سرسُتی جی مہاراج جب اس دلیل کو ایشور کے وجود کے اثبات مین بیان کیا کرتے تھے تو بعض متعصب لوگ بطور مضحکہ کہا کرتی تہی کہ بالکل واہیات بات ہے ایسا کبہی نہین ہو سکتا مگر آسمان کا تہوکا اپنے ہی مُنہہ پر آکر گرتا ہے اور چاند پر خاک ڈالنے سے اپنا ہی مُنہہ خاک آلودہ ہوتا ہے چنانچہ اُس مہرشی کے ستیہ واک کو ایشور نے سچ کر دکہایا اور پرتکش (مشاہدہ) پرمان سے یہہ دلیل ثابت ہوگئی یعنی یتیم خانہ بریلی مین اسوقت ایک لاوارث بچہ ایسا موجود ہے کہ جسکو بہیڑیا اُٹہا لیگیا تہا اور بہیڑیے کے بہٹ سے ایک عرصہ دراز کے بعد سالم حال مین برآمد ہوکر یتیم خانہ مذکور مین بہیجا گیا ہے اُسکی عمر قریب چار برس کے ہے مگر نہ وہ کچہہ بولنا جانتا ہے نہ اور حرکات و سکنات آدمیون کے سے کرتا ہے جسوقت یتیم خانہ مین آیا تہا جانورون کی طرح چار دن ہاتہہ پانون سے چلتا تہا اور بہیڑیون کی طرح ہون ہون کرتا تہا اب آدمیون کی صحبت اور یتیم خانہ کی تعلیم و تربیت سے کچہہ کچہہ بولنے چالنے وغیرہ کی عادت پڑتی جاتی ہے اور دیگر حرکات و سکنات بہی آدمیون کے سے اختیار کرتا جاتا ہے جسکو یقین نہ ہو بریلی جاکر دیکہہ آئے۔ ہم خیال کرتے ہین کہ یہ ثبوت ایسا ہے جس سے غالباً کوئی متوسط فہم و تمیز کا آدمی بہی منحرف نہین ہو سکتا اسلئے یہ بات بدیہی الثبوت ہوگئی کہ گویائی وغیرہ صفات جو دیگر حیوانات سے زیادہ انسانون مین پائی جاتی ہین وہ اُنکی اصلی اور ذاتی صفات نہین ہین بلکہ مُستعار ہین۔

ہم اوپر کہہ آئے ہین کہ انسان مین ترقی کی ابتدا ماباپ سے ہوتی ہے مگر ماباپ سے بجز بات چیت کرنے اور دیگر حرکات و سکنات کے سواے جیسے کہ وہ خود کرتے ہون اور کچہہ حاصل نہین ہوتا اور اسلئے انسان کو سواے ماباپ کے اور لوگون سے بہی تعلیم حاصل کرنی پڑتی ہے اور اسی لئے ہمارے ستیہ اور آرش گرنتہون مین یہہ تاکید کی گئی ہے کہ **ماترمان پترمان پرشو وید**

ترجمہ - ماں باپ اور آچاریہ (گورو، اُستاد) سے تعلیم پاکر آدمی وِدّوان ہوسکتا ہے پس اسمین کچھہ شک نہین کہ انسان کی ترقی کا باعث وِدّیا ہے باوجودیکہ وِدّیا کو سب نے افضل مانا ہے اور اسکی تعریف مین ہر ملک اور قوم کے عُلما و فُضلا رطب اللسان ہین مگر افسوس ہے کہ اُسکے معنی اور مفہوم مین بڑا مغالطہ ہو رہا ہے - وِدّیا کے معنی علم لئے جاتے ہین اور علم کے معنی جاننا ہے العلم و دانستن مگر یہ تعبیر وِدّیا کی غلط ہے وِدّیا علم نہین ہے بلکہ وہ شے ہے جس سے علم حاصل ہوسکتا ہے یعنی گیان کی صفت جیو مین ہے اُسکی ترقی اور صفائی اور روشنی جس چیز سے ہوتی ہے اُسکو وِدّیا کہتے ہین کیونکہ وِدّیا اور گیان (علم) یعنی واقفیت اور وہ شے جسکی مدد سے واقفیت بڑھے ایک نہین ہوسکتی سادھیہ (جو بننے) سادھن (جس اوزار سے بنایا جائے) ایک نہین ہوا کرتے اسلئے وِدّیا اور گیان ایک نہین ہوسکتے گیان کی صفت جو جیو مین ہے اُسکے معنی صرف جاننے کے ہین جسکی دو قسمین ہین ایک یتھارتھ گیان اور دوسرا وِرُدّھ گیان یعنی ایک تو واقفیت ایسی کہ جو شے جیسی ہو اُسکو ویسا ہی جاننا دوسرا اُلٹا گیان یعنی کچھہ کا کچھہ جاننا پس وہ شے جس سے یتھارتھ گیان حاصل ہوتا ہے وِدّیا ہے -

بعض لوگ یتھارتھ گیان کو وِدّیا اور اگیان یا وِرُدّھ گیان کو اوِدّیا یعنی گیان اگیان اور اُنکے سادھن دونون کو ایک مانتے اور جانتے ہین یہی بنیاد فساد ہے کہ جسکی وجہ سے جیو اور ایشور کے ایک ماننے مین جھگڑا ہو رہا ہے مگر ایسا ماننا صریح غلط ہے کیونکہ سادھیہ (معلول) سادھن (علّت) یا دوسرے الفاظ مین کارن اور کاریہ کبھی ایک نہین ہوا کرتے اسلئے گیان اور وِدّیا اگیان اور اوِدّیا ایک نہین ہوسکتے بے شمار موجودات و واقعات عالم کے متعلق جہانتک غلط فہمی ہو رہی ہے وہ صرف اسوجہ سے ہے کہ جیو کا گُن وِدّیا نہین ہے اسلئے وہ اشیائے درجہ ہائے عالم اور اُنکے متعلقات اور باہمی تعلقات کو اپنی جہالت (اوِدّیا) کے باعث یا تو بالکل نہین جانتا یا کچھہ کا کچھہ جان لیتا ہے اور جو اُسکو یہہ بتاتا ہے کہ یہہ چیز فلانی ہے اور یہہ چیز وہ نہین ہے جو تم جانتے ہو یا جیسے تم جانتے ہو ویسی نہین ہے اُسکو گورو یا اُستاد یا ہادی کہتے ہین اور انسان کو جو کچھہ آتا ہے یعنی جو کچھہ یتھارتھ گیان (علم حقیقی) حاصل ہوتا ہے وہ اسیطرح ہوتا ہے اور اسی کا نام انسانی ترقی ہے جسکو عرف عام مین تحصیل علم کہتے ہین مگر تحصیل علم ہمیشہ دوسرون سے ہوتی ہے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اور دوسرے اور دوسرون سے سیکھتے ہین اسلئے وِدّیا کسی انسان کی ذاتی صفت نہین ہوسکتی نہ ہے لہذا اب ویکھنا چاہئے کہ یہہ صفت کسکی ہے کیونکہ صفت بلا موصوف کے نہین ہوا کرتی اسلئے وہ ذات یا ہستی یا وجود جسکی صفت وِدّیا ہے ایشور کے سواے اور کوئی نہین ہوسکتا اسی لئے ایشور کا نام وگیان سروپ ہے اور چونکہ ہم شروع سے باعتبار صفات اصلی وذاتی کے ہر شے موجودۂ عالم کا وجود دریافت کرتے چلے آتے ہین اسلئے یہان پہونچکر یہہ بات ثابت ومعلوم ہوئی کہ وہ ذات پاک وگیان سروپ کہ جسکو ہمین علم کے نام سے تعبیر کرتے ہین جیو سے علیحدٔہ ہے اور جسقدر یتھارتھ گیان جیوون کو حاصل ہوا یا ہوتا چلا آیا ہے یا اب ہوتا ہے وہ سب اُسی کے وِدّیا روپی خزانہ عامرہ سے حاصل ہوا اور ہوتا ہے پس ایشور وہ شے ہے کہ جسکی صفت وِدّیا ہے یعنی اُسکا گیان ایسا ہے کہ جسکی واقفیت سے کوئی شے باہر نہین اور جو ہر شے کا یتھارتھ گیان رکھتا ہے نتیجہ یہہ کہ اُسکے گیان مین وِدّیا ہے اور اُسکو کسی تعلیم کی نہ ضرورت ہے نہ تھی نہ ہوگی ارتھات اُسکا گیان وِدّیا یُکت ہے۔ بخلاف اسکے ہمارا گیان محض گیان ہے یعنی ہم مین یہہ قابلیت تو ہے کہ اگر کوئی بتا دے تو ہم جان لین کہ یہہ فلان شے ہے مگر از خود ہم مین یہہ طاقت نہین جسکی وجہ صاف یہہ ہے کہ ہمارا گیان وِدّیا رہت ہے یعنی اُسمین وِدّیا نہین اور اسی لئے ہمکو ہمیشہ تعلیم کی ضرورت ہوتی ہے۔

ہم خیال کرتے ہین کہ اس بحث مین کوئی ایسی بات باقی نہین رہی جسکی زیادہ تشریح کی ضرورت ہو۔ اور یہہ امر متحقق ہوگیا کہ نہ تو جیو اور ایشور ایک ہین اور نہ جیو ہی ایشور ہو جاتا ہے یا ہوسکتا ہے بلکہ جیو کے سواے ایک ذات پاک اور بھی ہے جسکی صفت وِدّیا ہے اور یہی سوال اوّل تھا جسکا جواب حاصل ہوگیا لیکن اس ذات پاک کی محض وِدّیا ہی صفت نہین ہے بلکہ بیشمار صفات ایسی ہین کہ جو جیو مین نہین ہین اور اگر اُن پر بہت غور کے ساتھ نظر کیجائے تو صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ جیو اور ایشور ایک نہین ہین۔ نہ جیو ایشور ہو جاتا ہے نہ ہوسکتا ہے۔

اگر ہم تمام صفات پاک ایشور پرماتما کے متعلق بحث کرین تو ایک بڑی ضخیم کتاب بن جاے۔ لہذا ہم اُن چند صفات پر جنکی اس جواب کی تائید کے لئے ضرورت ہے اور بحث کرتے ہین اور اُسکے بعد دوسرے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سوال کا جواب شروع کرینگے۔

کوئی پرانی (ذی روح) دُنیا مین ایسا نہین ہے کہ جو دُکھ سے بچنے اور سُکھ (آرام) کے حاصل ہونیکی خواہش نہ رکھتا ہو۔ اور اپنے حتی المقدور ہر شخص تکلیف سے محفوظ رہنے کی کوشش کرتا ہے مگر ایسا کوئی متنفس نہین کہ بالکل تکلیف سے محفوظ ہو جس سے یہہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ کوئی طاقت ایسی ضرور ہے کہ ارواح و اجسام سے بالاتر ہے اور اُسکے سامنے کوئی تدبیر پیش نہین جاتی۔ اور جو لوگ کہ ایشور کے قایل ہین وہ تو اپنی تدابیر مین بہی ناکامیاب ہونے کے وقت مشیت ایزدی کا صاف طور پر اقرار کرتے ہی ہین مگر ناستک اور منکران حق بہی ناکامیابی کے وقت نیچر کے قواعد کا ضرور اقرار کرتے ہین لیکن نتیجہ دونون صورتون مین واحد ہے۔ صرف نام کا فرق ہے یعنی کوئی طاقت ایسی کہ جسکے سامنے ہماری تدبیر کارگر نہین ہوتی دونون کی مسلمہ ہے ایک اُسکو مشیت ایزدی اور قدرت الٰہی کے نام سے موسوم کرتے ہین اور دوسرے نیچر کے نام سے۔ غرض کچہہ کہو نیچر کہو یا قدرت و مشیت ایزدی۔ مگر یہہ ضرور کہ جسکے زبردست ہاتہہ کے آگے بعض وقت ہماری تدبیر کی تلوار رُک جاتی ہے اور ہمکو انواع و اقسام کے مصائب برداشت کرنے پڑتے ہین کرم کانڈی یون کہتے ہین کہ کرم ہی پردھان ہے یعنی جیسے افعال و اعمال ہم سے سرزد ہوتے ہین اُنکا نتیجہ اچھا یا بُرا خواہ مخواہ ہمکو ملتا ہے اسلئے کسی خاص سزا و جزا دہندہ اعمال کے ماننے کی کیا ضرورت ہے اور بالخصوص اُس حالت مین کہ اُسکو عادل مطلق مانا جاتا ہے یعنی جیسے اعمال و افعال ہوتے ہین ویسی ہی سزا و جزا بہی بکم و کاست دیتا ہے چنانچہ یہہ بدیہی امر ہے کہ جو شخص گندم کی کاشت کریگا وہ گندم اور نخود کا بویگا لا نخود کاٹیگا یہہ ایک خواص اشیائی و احیائی موجودہ عالم کا ہے موافق فعل و عمل کے نتیجہ کا ظہور ہوتا ہے نتائج افعال و اعمال کے کسی خاص دینے والے کی نہ کوئی ضرورت ہے نہ کوئی اُسکے وجود کا ثبوت ہے۔ اسکا جواب یہہ ہے کہ یہہ بیان اول تو بالکل یکطرفہ ہے یعنی اسمین صرف جزائی افعال کا ذکر ہے مگر سزائی اعمال کا ذکر نہین مثلاً اگر ہم اس بیان کو صحیح سمجہین تو سزائی اعمال کے بارہ مین اسکی یہہ صورت ہوگی کہ چور چوری کرنیکے بعد خود بخود قید مین چلا جاتا ہے اور قاتل خود پہانسی اپنے ہاتہہ سے گلے مین ڈال لیتا ہے کسی سزا دہندہ جرایم مجسٹریٹ وغیرہ کی نہ کوئی ضرورت ہے نہ کوئی ثبوت اُنکے وجود کا ہے ناظرین

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اس صورت کے دونون پہلوؤن پر غور نظر کرین یعنی پہلا بیان بلا دوسرے بیان کے دیکھیے بظاہر ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ بالکل صحیح ہے مگر جب دوسرے پہلو پر نظر کیجاتی ہے تو صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ نتیجہ
اعمال خواہ نیک ہون یا بد ضرور کسی دوسری طاقت کے اختیار مین ہین کیونکہ یہہ امر محال ہے کہ
اعمال بد کا نتیجہ تو انسان کے اختیار سے باہر ہو اور اعمال نیک کا نتیجہ انسان کے اختیار مین ہو۔
بہر حال انسان ہو خواہ حیوان غرض جملہ ذی روح اس قادر مطلق کے ایسے ہی بس مین نہین ہین جیسے کہ
رعیت بادشاہ کے بلکہ اس سے بدرجہا بڑھکر۔ کیونکہ بادشاہ وقت چونکہ انسان ہی ہوتا ہے اسلیے اس سے
تو پوشیدہ کرکے بھی انسان کسی جرم کا ارتکاب کر سکتا ہے مگر اس عالم مطلق سے جسکو وگیان سروپ
ہم ابھی ثابت کر چکے ہین کوئی بات نہین چھپا سکتے نہ اسکے سامنے کسی قسم کی حرفت پیش جاتی ہے نہ کچھ
فریب کار آمد ہو سکتا ہے۔ اس قادر مطلق وعادل برحق مین ایسی صفات ہین کہ جو صفات ارواح
سے مغائر ہین اور اسی ذات پاک کے لئے زیبا ہین جسکے اختیار مین ہمارا دل و دماغ روح اور کل جسم ہی
نہین بلکہ کل کائنات ہے۔ اگر چشم حق بین سے دیکھا جائے تو جسم انسان ایک قفس عنصری ہے جس مین
روح بند ہے اور دنیا ایک محبس ہے جسمین یہ سب قفس رکھے ہوئے ہین اور اس قید خانہ مین روح اپنے
اعمال کی سزا بھگتنے کے لئے قید ہے مثل جیلخانہ کے مختلف قسم کی مشقتین مقرر ہین جنکو ارواح اپنے نتیجہ
اعمال کے موافق برداشت کرتی ہین اور اگر اس محبس مین آکر بھی اپنے طریق عمل کو ارواح ٹھیک
نہین رکھتی ہین تو قدرتی تکلیفون کے علاوہ حکام مجازی کے ہاتھون سے جو اس قدرتی محبس مین
مثل جیلر وغیرہ کے ہین اور سزائین پاتی ہین جیسے جیلخانہ مین اگر کوئی قیدی کوئی جرم کرتا ہے تو اسکو
جیلخانہ والے اور سزا دیتے ہین اگر افعال و اعمال کا کوئی سزا و جزا دہندہ نہوتا تو روح کی جو فی الحقیقت
ایک پاک اور منور اور آزاد شے ہے اس طومار غلاظت اور مجمع مصائب جسم مین نظر بند رہنے کی کیا وجہ ہے؟
اگر روح ایسے بڑے مصیبت خانہ مین مقید رہکر اور تکلیف پر تکلیف خود اٹھا کر یا اورون کو اٹھاتے
دیکھکر بھی اس بات کا خیال نکرے کہ یہہ آفتین ہمپر ہمارے خلاف خواہش اور خلاف مرضی کیون پڑ رہی
ہین تو اسمین خود ہمارا قصور ہے یہہ کہدینا کہ آفتین اتفاقیہ آجاتی ہین بالکل مثل اسکے ہے کہ جیسے بعض قیدی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

9224
97.4.7.09
0.3/90

بعد رہائی کے یون کہا کرتے کہ جیلخانہ تو ہماری سسرال ہے"

سچا عادل اور منصف وہی ہے کہ جو ٹھیک ٹھیک سزا و جزا دے۔ ذرا بھی رویت و رعایت یا افراط و تفریط نکرے کسی گناہ کی سزا دینا اور کسی کی معاف کر دینا بالکل نا انصافی کا مقتضا ہے۔ اسلئے نا ممکن ہے کہ عادل مطلق کسی گناہ کو بخشے یا معاف کرے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے وہ عادل مطلق نہ رہیگا ایسی صفات کا ایشور سے منسوب کرنا کہ جو اسکی ذات کو عیب و نقص لگاتی ہین کسیطرح زیبا نہیں۔ پس گناہونکا بخشنا یا معاف کرنا عادل مطلق کی صفت نہیں ہو سکتی نہ ہے۔ اور گناہونکو بخشنے سے اسکی ذات پاک مین کوئی نقص نہیں رہیگا اور دیا (رحم) بھی اسکی ایک صفت ہے اسلئے وہ ضرور گناہ بخشتا ہے لیکن یہہ محض ایک خام خیالی ہے اور یہ ذرا سی غلط فہمی کا نتیجہ ہے اور وہ یہہ ہے کہ ان لوگون نے راحم کے معنی غلط سمجھ رکھے ہین انکے خیال مین راحم وہ ہے کہ جو گناہون کی سزا معاف کر دے۔ حالانکہ گناہونکا معاف کر دینے والا راحم نہیں ہوتا بلکہ ظالم ہوتا ہے کیونکہ گنہگار نے جس شخص کی جان و مال کا نقصان کیا تھا اسپر اس بخشندۂ گناہ نے رحم نہین کیا بلکہ ظلم کیا اور علاوہ اسکے خود اس گنہگار پر بھی ظلم کیا۔ کیونکہ سزا کی مصیبت اٹھا کر تو اسکو گناہ کے نتیجہ کا سواد حاصل ہو جاتا کہ جو آیندہ ہر وقت گناہ کرنیکے وقت اسکو ملک الموت کیطرح ڈرایا کرتا۔ مگر گناہ کی سزا نہ پانے سے معافی کے بھروسہ پر وہ اور بھی گناہون کے ارتکاب مین دلیر ہو جائیگا اور جب کبھی چاہے گا آئندہ وہ بذریعہ اپنے گناہون کے لوگونکو نقصان پہونچائے گا۔ لہذا ان لوگون پر بھی بخشندۂ گناہ ظلم ہی کرتا ہے نہ کہ رحم۔ رحم و عدل دونون لازم ملزوم ہین جسکو ظالم ستاتا ہے عادل کو اسپر رحم آتا ہے اور اسی وجہ سے ظالم کو سزا دیتا ہے تاکہ اسکو خود ہی عبرت ہو اور آئندہ ایسا کام نکرے اور دوسرے لوگ بھی اسکو دیکھکر عبرت پکڑین اور گناہون سے محفوظ رہین

سزا مثل دوا کے زائل امراض روح ہے اور مثل کڑوی دوا کے لوگون کو بری معلوم ہوتی ہے۔ پس اگر طبیب مریض کو دوا نہ دے تو اسپر رحم نہین کرتا ظلم کرتا ہے

کیا باپ کو اولاد سے محبت نہین ہوتی؟ کیا ماں باپ کا اولاد کو تعلیم دینا رحم نہین ہے؟ نہین بلکہ عین

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مقتضاء رحم اور محبت کا یہی ہے کہ اولاد کو ہر برے کام کرنے پر خوب تنبیہ کیا جائے اور مناسب سزا دیجائے بعض ناقص العقل ماں باپ لاڈ پیار اسی کا نام سمجھتے ہین کہ بچہ چاہے کتنا ہی دنگہ اور شوخی کرے مگر گھورنا بھی نہین چاہیے اُنکی اولاد ساری عمر سر پکڑ کر رویا کرتی ہے اور خود ماں باپ کی ایسی مٹی پلید کرتی ہے کہ ناگفتہ بہ ہے بعینہ یہی حال اُن لوگون کا ہے کہ جو خدا کو آمرزگار بخشندہ گناہ خیال کرتے ہین۔

اس تمام بحث پر بغور نظر کرنے کے بعد اگر انسانی عدل و رحم کو قدرتی عدل و رحم کے ساتھہ مقابلہ کیا جائے تو زمین آسمان کا فرق معلوم ہوتا ہے اور وہ صورت آنکھون کے سامنے آکر کھڑی ہو جاتی ہے جسکو سچے عدل و رحم کی تصویر کہہ سکتے ہین

یعنی ہم مین اور ایشور مین بڑا فرق ہے ہم بعض وقت دیگر اپنے ہمجنسون سے معافی چاہتے ہین اور اسلئے ہمکو بھی دوسرون کی خطا معاف کرنا چاہیے مگر ایشور مین یہ بات نہین ہے نہ اُسکو معافی کی ضرورت ہے نہ معاف کرتا ہے علاوہ اُس حکومت اور اختیار کے کہ جو اُس زبردست قدرتی ہاتھہ کا ارواح پر بھی نقشہ کھینچ کر دکھایا گیا ہے دیگر موجودات عالم پر بھی اُسکا ایسا ہی تحکم اور اختیار صاف نظر آرہا ہے آفتاب اپنے وقت پر نکلتا ہے بارش اپنے وقت اور قاعدہ کے ساتھہ ہوتی ہے چاند اپنے معمول کے ساتھہ گھٹتا بڑھتا ہے گرہن اپنے خاص اوقات پر اپنے خاص قواعد کے ساتھہ واقع ہوتے ہین تمام نباتات اپنے خاص خاص اور معینہ اوقات پر اُگتے ہین اور پھلتے پھولتے ہین۔ اور دیگر پیدائش اور فنائی اشیاء بھی کسی نہ کسی خاص قاعدہ کے ساتھہ واقع ہوتی ہین اور مجال کیا ہے کہ اُسمین سرمو بھی فرق ہو جاوے۔

بڑا تعجب آتا ہے اور سخت حیرت ہوتی ہے جب ہم یہہ سُنتے ہین کہ یہہ تمام حدوث و فنا و حرکات و سکنات خود بخود ہو رہی ہین۔ ریلوے کے موجد اپنے جامہ مین پھولے نہین سماتے کہ ہم یا دیگر نیست اور اپنے خیال مین یہہ لوگ اپنے آپ کو عقلمندون کا قبلہ گاہ خیال کرتے ہین اور اُنکا ناز جسقدر ہو بجا بھی ہے کیونکہ انسانون کے درمیان ایسے ایسے کار نمایان بڑی عقلمندی کی دلیل ہے لیکن تاہم

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اُسمین بہت سی بے ترتیبی پائی جاتی ہین ریلوے ڈرائیور صاحب ہردم نگران رہتے ہین کہ انجن کی گرمی مقررہ حرارت سے کم زیادہ محدود نہ ہو جائے تاکہ ریل کی رفتار برابر ہے اور گاڑی ٹہیک وقت پر پہونچے مگر باوصف اِسکے کہین آدہ گھنٹہ فاسٹ ہوگئی کہین پون گھنٹہ لیٹ۔ پس ذرا انصاف تو کیجئے کہ جن قدرتی ریلون کی رفتار مین سر مو بہی فرق نہین پڑتا اُنکی نسبت یہہ ممکن ہے کہ اُنکا کوئی ڈرائیور نہو بیشمار صنعتین جو اس رنگارنگ اور بوقلمون دُنیا کے بنانے مین صرف ہوئی ہین زبان حال سے اپنے صانع کا وجود پکار پکار کر بتا رہی ہین ؎ برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ✽ ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار مگر انصاف کی بات ہے کہ ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ✽ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ۔ ہرچند کہ خالق کائنات کی صفت آفرینش کی بابت بڑی بڑی ضخیم کتابین موجود ہین مگر ہمنے مشتے نمونہ از خروارے کچھ تو اوپر بیان کر ہی دیا ہے جو منصف مزاج آدمیون کے لئے کافی ہے اور کسیقدر اُن بیانات کی تردید مین بیان کرنا چاہتے ہین کہ جو ناستک لوگ اس بحث کے متعلّق کیا کرتے ہین۔

وہ یہہ کہتے ہین کہ مادّہ عالم مین جسکو ہمنے پرکرتی کے نام سے پہلے نامزد کیا ہے قوت جذب وحرب موجود ہے اس قوت سے ایک ذرہ دوسرے کو اپنی طرف کہینچتا ہے اور دوسرا اُس سے بہاگتا ہے اور اسی کشمکش مین جب یہ ذرے ایسے موقع پر آجاتے ہین کہ جہان اسوقت جذب وحرب مین کمی وبیشی ہوجاتی ہے تو قوت جاذبہ کی قوت بڑہجانیکے باعث باقی ذرے کہنچ کہنچ کر مجتمع ہوجاتے ہین اس موقع خاص کا نام جذب مرکزی کہتے ہین اور اسطرح پر ذرون کے اجتماع سے کُرہ بنجاتا ہے۔ اور پھر اُسمین اُسی قوت کی کمی بیشی کے اعتبار سے انواع بنوع کے حدوث وفنا ہوتے رہتے ہین۔

اس بیان کو پیش نظر رکھکر اوّل تو یہہ دیکھنا چاہئے کہ حرکت وسکون اجسام موجودہ عالم اختیاری ہے یا نہین مگر موجودات عالم پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اجسام مین یہہ صفت اختیاری نہین ہے کیونکہ اگر کسی سطح مُستوی پر کسی گولہ کو لوڑہکا یا جائے تو ڈہلاؤ کی طرف لوڑہکتا چلا جائے گا اور جبتک کہ کوئی روک اُسکے آگے حائل نہو جائے تب تک نہین ٹھہرے گا اور جب تک وہ روک دور نکردیجائے تب تک آگے کو نہین چل سکے گا اس سے ثابت ہے کہ اجسام مین خود بخود حرکت

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کرنے کی یا حرکت کرتے کرتے خودبخود ٹھہر جانیکی قابلیت نہین ہے لہذا انہین اجسام کے مادّے یعنی ذرات مین خودبخود متحرک ہونے اور ٹھہر جانیکی قابلیت ہوسکتی ہے اسپر یہہ اعتراض ہوسکتا ہے کہ گولہ یا اور اشیائے مجسّم کی حرکت و سکون کو زمین کی کشش روکے ہوئے ہے یعنی زمین کشش کی وجہ سے سب ذرّے اس سے چپٹے ہوئے ہین اور جب انکو زمین سے علیحدہ کیا جاتا ہے تو زمین کی کشش کی وجہ سے یہہ زمین کی ہی طرف دوڑتے ہین اسلیئے انکی خود اختیاری حرکت و سکون کی طاقت معدوم ہورہی ہے مگر اس سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ ان ذرات مادّی مین خودبخود متحرک ہونے یا ٹھہر جانے کی قابلیت ہے بلکہ خود اس اعتراض سے ہی یہہ ثابت ہوتا ہے کہ ان ذرات مادی مین از خود حرکت و سکون کی قابلیت نہین ہے۔ اور بلا کسی دوسری طاقت ٹھہرائی نہ ٹھہر سکتی ہین نہ بلا حرکت دیئے متحرک ہوسکتے ہین کوئی واقعہ بلا کسی سبب کے نہین ہوتا یہہ ایک مشہور منطقی دلیل ہے مگر اس سوال کا جواب کہ سب سے اوّل ان ذرّات کو متحرک کرنے کا کون سبب واقع ہوا کیونکہ انہین خود حرکت کرنیکی طاقت نہین ہے۔ دہریون کی طرف سے یہہ جواب دیا جاتا ہے کہ جذب مرکزی متحرک اوّل ہے مگر جذب مرکزی خود اجتماع ذرات مادی سے پیدا ہوتا ہے اسلیئے اس سوال کا جواب کہ سب سے اوّل متحرک کون ہے بغیر اسکے کہ علاوہ ان ذرّات مادّی کے کوئی اور سبب خارجی ہے اور کچھہ نہین ہوسکتا اور وہ سبب صرف ایشور کی طاقت کے سوائے اور کچھہ نہین ہوسکتا۔

بعض لوگ کہتے ہین کہ جیسے گیہون اور مٹی اور پانی کے ملجانے سے گیہون کا درخت خودبخود بن جاتا ہے ایسے ہی تمام اشیاء پیدا ہوجاتی ہین۔ مگر وہ یہہ نہین خیال کرتے کہ بغیر کسی ملانے والے کے یہ سب چیزین خودبخود نہین مل سکتین اور پھر طرفہ تر یہہ کہ باوجود مل جانے کے بھی درخت نہین بنتا۔ کیونکہ اگر اسا ڑہ ساون مین گیہون بوئے جائین تو وہ ہرگز بار آور نہین ہوتے اور سب سے بڑھکر تعجب یہہ ہے کہ اگر گیہون کو پیسکر بوئیے تو بھی کچھہ پیداوار نہین ہوتی۔ حالانکہ وہی گیہون کے ذرّے موجود ہین اور وہانون پر ہے تو صرف چھلکا ہی اُتر جانے سے پیداوار معدوم ہوجاتی ہے۔

انسانون اور حیوانون مین بھی بعض ایسے ہین کہ ہر سال بچّہ جنتے ہین اور بعض ایسے ہین کہ اُنکے کچھہ بھی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پیدا نہین ہوتا اور بعض ایسے ہین کہ تیسرے سال چوتھے سال بچہ جنتے ہین کہ جو کسیطرح محض اتصال ذرو مادہ کا نتیجہ نہین ہو سکتا - غرض جس پہلو سے غور کیجئے (مگر عقل سے کام لیکر اور تعصب کو بالائے طاق رکھکر) تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہہ نوع بنوع اور رنگارنگ و عجیب و غریب صنعتون سے بھری ہوئی دنیا کسی بڑے زبردست صانع حکیم عقیل علیم کی عقل و علم و صنعت و حکمت کا نتیجہ ہے اور چونکہ ہم ثابت کر چکے ہین کہ علم نہ مادہ عالم کی صفت ہے نہ روح کی - اور بلا علم کے صنعت و حکمت ناممکن ہے اسلئے یہ کائنات بوقلمون اُسی ہمہ دان سروپ عادل رزاق مطلق رحیم کریم کا بنایا ہوا ہے کہ جسکی حکمت بالغہ اور صنعت کاملہ کے مقابلہ مین انسانی عقل و دانش و صنعت و حرفت کی کچھہ بھی حقیقت نہین - کیونکہ آج تک کوی انسان ایک پتہ بھی درخت کے قدرتی پتہ کے موافق نہین بنا سکتا -

ہر چند کہ کوی منصف مزاج آدمی روز روشن مین سورج کے وجود سے انکار نہین کر سکتا خواہ وہ بادل مین چھپا ہی کیون نہو اور اس اعتبار سے صانع مطلق کی صنعت کاملہ و بالغہ کی تشریح کہ جو ہر ذرہ سے عیان ہے فضول ہے مگر مشتے نمونہ از خروارے ہم کچھہ بیان کرنا مناسب سمجھتے ہین -

حیوانات کی آنکھین اس ترکیب سے بنائی گئی ہین کہ اُنمین ایک پردہ جو حالانکہ محض گوشت اور چمڑی کا بنا ہوا ہے مگر آتشی شیشہ کا کام دیتا ہے یعنی جسقدر شعاعین آفتاب کی آنکھہ مین سے گذرتی ہین وہ اسی شیشہ کی وجہ سے بکھر کر نہین جانے پاتین بلکہ ایک نقطۂ خاص پر مجتمع ہو کر ایک سیدھمین ہو کر اندر روشنی پہونچاتی ہین اور پھر ایک اور پردہ ہے جس مین یہہ خاص صفت ہے کہ جسطرح فوٹوگراف کے مصالحہ کی تاثیر سے آئینہ پر شکل و صورت کا عکس منعکس ہو جاتا ہے اسیطرح اس پردہ پر جب وہ شعاعین گذرتی ہین تو اسمین بھی شکل و صورت کی تصویر کھنچ جاتی ہے اور صرف اسی پردہ کی وجہ سے ہمکو صورتین دکھائی دیتی ہین -

کیا یہہ ترتیب صرف اس بے تمیز و بے شعور جڑ پدارتھہ مادۂ عالم (پرکرتی) کے ذرات کی قدرتی کشش کا نتیجہ ہو سکتی ہے ؟

عقل سلیم جواب دیتی ہے کہ ہرگز نہین ! پھر دیکھئے حیوانات کے معدہ مین ایک ایسڈ ہوتا ہے جسکی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تاثیر سے کہا نا ہضم ہوتا ہے اور اُسمین اسقدر تیزی ہے کہ سخت سے سخت چیز کو گلا دیتا ہے چنے۔ اُڑد۔ مونگ۔ ثابت پیٹ مین جا کر گلجاتے ہین اور نیم پخت گوشت جیسا اکثر صاحب لوگون کی غذا مین بہی مستعمل ہوتا ہے اسی تیزاب کی بدولت حلو ہو جاتا ہے مگر کیا شان ایزدی ہے کہ اس تیزاب کا اثر اُس جہلی پر جسپر یہہ لگا ہوتا ہے اور جو کُل اندرونی سطح معدہ پر محیط ہے باوجودیکہ وہ ہر بری کاغذ کی مانند باریک ہے سیکڑون برس تک کچہہ بہی نہین ہوتا نہ گلتی ہے نہ سڑتی ہے جب ہم کسی بُری کام کرنے کا ارادہ کرتے ہین جو ہم کو خوف اور شرم لاحق ہوتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اندر ہی اندر دل کو مسوس رہا ہے کیا یہہ خوف و شرم ہمکو از خود لاحق ہوتی ہے ؟ اگر ایسا ہے تو اسکے یہہ معنی ہین کہ چور چوری کرتے وقت اپنے ہی وجود سے خوف کرتا ہے مگر یہہ ناممکن ہے کیونکہ ظاہر اور بدیہی بات ہے کہ چور کو مالک مال اور حاکم وقت کا خوف ہوتا ہے نہ خود اپنا اور جہان یہہ دونون خوف نہین ہوتے وہان بیدہڑک لوٹ مار ہوتی ہے مثلاً جب کسی غنیم کی فوج قلعہ یا شہر کو فتح کرتی ہے تو اُسکو شہر یا قلعہ کے لوٹنے کا اذن عام ہو جاتا ہے اور چونکہ اُسوقت یہہ دونون خوف نہین ہوتی تو سپاہی بے خوف ہو کر خوب ہاتھہ مارتے ہین مگر کوئی بہی انسان (بشرطیکہ اُسمین انسانیت بہی ہو کیونکہ بہت سے انسان وحشیون سے بدتر ہین) ایسا نہین ہو سکتا ہے کہ جسکے دل مین بُرا کام کرتے وقت خوف و شرم پیدا نہ ہو اس ثبوت سے پرماتما کا وجود عین ہماری آتما کے اندر موجود ہے اور اُس سے انکار کرنا بعینہ اسکا مصداق ہو کہ ؎ ڈہنڈہورا شہر مین لڑکا بغل مین ÷ خدا تجھہ پاس تو ڈہونڈہے جنگل مین

سچ ہے ؟ لوگ کہین ہر دور ہین ہر مین ہردے مانجھہ ÷ ٹاٹی لاگی کپٹ کی تا سے سوجہت ناتھہ۔

اب یہہ مر باقی رہا کہ ایشور کی صفات مین باہم مذاہب کے اختلاف کیون ہے ؟

اسکی نسبت اول یہہ بات غور کرنیکے قابل ہے کہ ایشور کی صفات مین اختلاف ہو بہی سکتا ہے یا نہین چنانچہ اختلاف کی نوعیت پر لحاظ کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ قطع نظر ایشور کے دیگر موجودات عالم مین بہی یہہ بات نہین پائی جاتی یعنی کوئی چیز ایسی نہین ہے کہ جو چند صفات رکھتی ہو اور وہ باہم مختلف ہون۔ جہان روشنی ہے وہان تاریکی نہین جہان سردی ہے وہان گرمی نہین۔ اختلاف جہان کہین

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پیدا ہوتا ہے چند مختلف النوع اور مختلف الصفات اشیائے کے ملنے سے ہوتا ہے مگر چند مختلف صفات کسی ایک ذات مین مجتمع نظر نہین آئین پہر ایشور کی صفات مین باہم اختلاف کیونکر ہو سکتا ہے۔

بعض لوگ کہین گے کہ جیو کی صفات جو اسی کتاب مین بیان کی گئی ہین اُنمین بہی اختلاف ہے۔ اچھا دُویش باہم مختلف ہین سُکہہ دُکہہ باہم مختلف ہین لیکن یہ اختلاف واقعی اختلاف نہین ہے محض غلط فہمی ہے کیونکہ اچھا کے معنی ہین خواہش کرنا یعنی فلان شے مجھے مل جائے اور دویش کے معنی ہین نفرت کرنا یعنی فلان شے مجھ سے الگ رہے صورت اوّل مین ہم ملنے کی خواہش کرتے ہین دوسری صورت مین الگ رہنے کی خواہش کرتے ہین اسلئے یہہ دونون صفات فی الحقیقت خواہش ہی کی دو قسمین ہین۔

اسیطرح سُکہہ دُکہہ کا بہوگنا بہی درحقیقت بہوگ (بُہگتنا) کی دو قسمین ہین۔

چونکہ اختلاف صفات چند مختلف الصفات اشیائی کی آمیزش سے پیدا ہوتا ہے لہذا مُرکبات ہمیشہ فانی و زوال پذیر ہوتے ہین چنانچہ جہان کہین آمیزش ہے وہین فنا و زوال بہی ہے مگر ایشور کی ذات پاک مین آمیزش نہین اور اسی وجہ سے اُسکی ذات لازوال و لافانی ہے لہذا بخوبی ظاہر و ثابت ہے کہ ایشور کی صفات مین باہم اختلاف کا ہونا نامُمکن ہے۔

ایشور کی صفات جو ایک مذہب مین دوسرے مذہب کے خلاف بیان کی جاتی ہین اُسکی صرف حضرات انسان کی خوش لیاقتی و خود آرائی کا نتیجہ ہے اِن حضرات نے چند ایسی صفات بہی ایشور سے منسوب کر دی ہین کہ جو فی الحقیقت ایشور کی صفات نہین ہین۔

مثلاً ایشور نرا کار (بے جسم) بہی ہے اور ساکار (جسم والا) بہی ہے اجنما (پیدا نہ ہونیوالا) بہی ہے اور جنم بہی لیتا ہے وغیرہ وغیرہ

نرگُن سگُن ہونا باہم اختلاف صفات نہین ہے کیونکہ یہہ صورت بہی اچھا و دویش ہی کی سی ہے۔ نرگن کے معنی ہین صفت کا نہ ہونا سگُن کے معنی ہین کسی صفت کا ہونا چنانچہ یہہ حالت جملہ موجودات عالم کی ہے کہ اُنمین بعض صفات ہین اور بعض نہین اور اُسکی وجہ یہہ ہے کہ جو صفت کسی شے کی لازم ذات ہے وہ اُسکے ساتھہ رہتی ہے اور جو صفت اُسکی ذات مین نہین ہوتی اُس سے شے مذکور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کی ذات مبرّا معرا ہوتی ہے اس تعبیر کے اعتبار سے ایشور کے ساتھہ جب نرگن و سرگن لفظ کا یوگ ہوتا ہے تب اسکے یہہ معنی ہوتے ہین کہ ایشور اپنی صفات کی وجہ سے سرگن ہے اور جیو وغیرہ کی صفات چونکہ اسمین نہین ہین نہ ہو سکتی ہین اسوجہ سے وہ نرگن بھی ہے۔ جب یہہ صورت ہے تو اب یہہ دیکھنا چاہیئے کہ ایشور کی صفات اصلی کیا ہین چنانچہ اس امر کا تصفیہ آسانی کے ساتھہ اسطرح ہو سکتا ہے کہ جو صفات ایشور کی ایسی ہین کہ جو جملہ مذاہب مین یکسان پائی جاتی ہین اور وہ باہم مختلف بھی نہین ہین انسے مغایر جسقدر ایسی صفات ہین کہ جو صفات مذکور سے مختلف ہون وہ خواہ کسی مذہب مین بیان کی گئی ہون ضرور مصنوعی اور غلط طور پر ایشور کی ذات سے منسوب کی گئی ہین۔ مثلاً آمرزگار کہ جو عدل و رحم کے خلاف ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہین یا کہ جیو ایشور ایک ہین جیسا کہ نوین ویدانتیون کا بالخصوص اور وید کے مت کو چھوڑ کر باقی کل مذاہب کا عقیدہ ہے یا کہ ایشور اوتار لیتا ہے اور بیٹا بھی رکھتا ہے یا کہ مثل محدود علم و عقل و طاقت والے انسان کے ایشور کو بھی نایب وغیرہ کی ضرورت ہے اور بلا اسکے اسکے احکام کی تعمیل اور قانون کا نفاذ ناممکن ہے۔ اور ہمارے بھائی ہندو تو ایسی کوئی صفت ہی نہین جسکا موصوف ایشور کو خیال نکرتے ہون وغیرہ وغیرہ۔

ہم اسی پاک بے نیاز کی قسم کہا کر کہتے ہین کہ جسکی قدرت کاملہ کے سامنے تمام کائنات ذرہ بیمقدار کی برابر بھی حقیقت نہین رکھتی۔ ہمارا منشا اسی بیان سے کسی مذہب کی نسبت اعتراض کرنے کا نہین ہے بلکہ محض مثال کے طور پر ہم نے یہہ چند باتین ایسی بیان کی ہین کہ جنسے ایشور کی صفات اصلی و مصنوعی کا فرق ظاہر ہو جائے ۔ سوال اول کا جواب ختم ہوا۔

مذہب کیا شے ہے اور کیا اسمین حکمت ہے

دوسرا سوال یہہ ہے کہ انسان کو دنیا مین رہکر مذاہب موجودہ مین سے کسی مذہب کی پابندی کرنا ضروری ہے یا نہین لیکن اول اس امر کا تصفیہ ہونا چاہیئے کہ مذہب کیا شے ہے اور کیا اسمین حکمت ہے کہ جو سوال سویم کا جزو اول ہے لہذا ہم اول اسی امر پر بحث کرنا مناسب سمجھتے ہین۔

مذہب عربی لفظ ہے اور اسکے معنی ہین جائے رفیق یعنی راستہ دوسرے لفظون مین مذہب اُس

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

طریق عمل کا نام ہے جسپر چل کر انسان دُنیا مین خوشحال و باکمال اور تجہم کی دولت در راحت سے مالا مال رہے اور آخرت مین یعنی بعد فنا بہی اُسکے افعال و اعمال اُسکے لیئے راحت و آرام پانے کا باعث ہون۔

ہم اوپر بیان کر چکے ہین کہ اس ارواح قفس عنصری مین مقید ہین لیکن یہ بیان نہین کیا گیا ہے کہ ارواح اس قفس مین کیون قید ہین اسلیئے یہہ دیکہنا ضرور ہوا کہ اس قید کا باعث یا کارن کیا ہے۔

سانکہیہ درشن مین مہامنی کپل دیوجی مہاراج نے اس سوال پر بڑی طویل اور عالمانہ بحث کی ہے اگر اس سب کو یہان بیان کیا جائے تو یہہ چھوٹا سا رسالہ ایک ضخیم کتاب بن جائے اور ہمارا یہہ اصلی منشا کہ اختصار کے طور پر مذہب کی صحیح تعبیر و حقیقت ایسے پیرایہ مین بیان کیجائے کہ جسکو پڑہکر لوگ مغالطہ مین پڑنے اور دہوکہ کہانے سے محفوظ رہین مفقود ہو جائے گا اسلیئے ہم سانکہیہ درشن کا ترجمہ یہان درج نہین کرتے صرف اُس نتیجہ کو بیان کرنا کافی سمجہتے ہین جو شری مہاراج کپلاچاریہ جی نے اور نیز دیگر رشی مُنیون نے اخذ کیا ہے۔ اور وہ یہہ ہے کہ ارواح اپنے اعمال نیک و بد کی سزا و جزا بھگتنے کے لیئے اس قفس مین قید کیئے گئے ہین۔

ہندوؤن مین گو کہ بہت سے فرقے اور سمپردائین ہو گئی ہین مگر اس امر خاص مین سب متفق ہین لیکن دیگر مذاہب اس سوال کا جواب دینے سے کہ روح و جسم کا کیا تعلق ہے اور کیون جیوانات پیدا کیئے گئے ہین اس وجہ سے ساکت و قاصر ہین کہ انکو جیو ایشور اور پرکرتی کی ہی واقعی حقیقت و ماہیت کی خبر نہین ہم اس امر پر کافی بحث کر چکے ہین کہ جیو ایشور اور پرکرتی تینون سے علحدہ علحدہ قایم بالذات ہین اور ازلی ابدی ہین اسلیئے اب اُسکا دوہرانا فضول ہے لیکن اگر یہہ امر سچ مانا جائے کہ سوائے ذات پاک خدا کے اور کسی شے کی ہستی نہین ہے تو پھر عابد و معبود و عبادت کے کیا معنی ہین اور خالق اور مخلوق اور خلقت سے کیا مفہوم کرنا چاہیئے کیا خدا آپ ہی اپنی عبادت کرتا ہے اور خود ہی خالق اور خود ہی مخلوق ہی لیکن یہہ امر محال ہے اسلیئے یہ تینون شے ضرور علیحدہ علیحدہ ہستی رکہتی ہین۔

ہمکو خوف ہے کہ لوگ ہماری تحریر کو متعصبانہ خیال کرینگے اسلیئے ہم اس امر پر بحث نہین کرتے کہ جو لوگ بجز ذات

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

خدا اورکسی شے کی ہستی کے قایل نہین اُنہین اور ملحدون ہین کچھ فرق نہین صرف اسقدر کہنا کافی سمجھتے ہین کہ مسئلہ ہمہ اوست اور یہہ عقیدہ کہ بجز ذات خدا کے اور کسی شے کی ہستی نہین بالکل ایک بات ہے اور اس معنی کر کے بعض مذاہب کے پیرو جو کہ صاف لفظون مین مسئلہ ہمہ وست کے قایل نہین بلکہ اُسکو کُفر سمجھتے ہین فی الحقیقت مسئلہ مذکور کے قائل ہین کیونکہ وحدہ لاشریک کے وہ یہہ معنی بیان کرتے ہین کہ بجز ذات پاک خدا کے اور کوئی ہستی قایم بالذّات نہین ہے۔

وحدہ لاشریک کی ایسی تعبیر کرنا فی الحقیقت تمام دُنیا کے وجود سے انکار کرنا ہے جسکی وجہ صرف حقایق موجودات عالم کی لاعلمی و ناواقفیت ہے دراصل وحدہ لاشریک کے یہہ معنی ہین کہ بجز ذات پاک پرماتما کے اور کوئی ذات ایسی نہین کہ جو مثل اُسکے قادر و عالم و عادل مطلق ہو۔

ہر چند کہ اُنکا عقیدہ ایسا ہے کہ بجز ذات خدا کے اور کسی شے کا وجود ہی نہین مگر اُنکے مذہبی صحائف ایسی تحریرات سے پُر ہین کہ انسان خدا کے بندے ہین اور فرشتے اُسکے مقرب ہین اور انبیا اور رسول اُسکے پیام بر ہین اور شیطان اُسکے نافرمانی بندون سے کراتا ہے جس سے بخوبی عقیدہ مذکور کی تکذیب ہو رہی ہے پس اُنکا یہہ ناز بیجا کہ ہم جیو اور پرکرتی کے وجود کی ہستی نہ ماننے کی وجہ سے بڑے موحد ہین محض ایک طفل تسلی ہے۔

یہہ امر کہ روح خدا کا حکم ہے اور کُن کے کہنے سے دُنیا بن گئی قطع نظر تائید مسئلہ ہمہ وست کے صریح غلط بھی ہے کیونکہ اگر حکم کوئی شے قایم بالذات ہے تو وحدت کے مذکورہ بالا معنی غلط ہین اور اگر حکم کوئی شے قایم بالذات نہین بلکہ صفات ربّانی سے ایک صفت ہے تو اوّل تو محض صفت سے کوئی شی بن نہین سکتی قطع نظر اسکے ہم تم سب اجزائے خداوندی ٹھہرے اور یہہ بھی محال ہے کہ ذات پاک خدا کے اجزا ہو سکین کیونکہ اجزا مین تقسیم ہونے سے خدا بھی مثل ہمارے فانی ہو جائے گا ماسوائے اِسکے ایسی حالت مین خدا خود ہی فاعل و عامل نیک بد ٹھہرتا ہے اور خود ہی سزا و جزائے اعمال بھی دیتا ہے اور خود ہی سزا و جزائے مذکور کو بُھگتا بھی ہے لیکن یہہ بھی ناممکن ہے۔

اسیطرح نوین (نئے) ویدانتی بھی یہہ بیان کرتے ہین کہ جسطرح آفتاب کا وجود صدہا ظروف آب مین

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

علیحدہ علیحدہ نظر آتا ہے مگر فی الحقیقت ایک ہی ہے یا جیسے کہ پانی علیحدہ علیحدہ ظروف مین علیحدہ نے معلوم ہوتا ہے مگر حقیقت مین پانی پانی سب ایک ہے اسیطرح برہمہ بھی ایک ہے اور مختلف اجسام مین اُسکا سا یا عکس جیو کی صورت مین نظر آتا ہے لیکن اول تو یہہ ہر دو تمثیل ایشور کی ذات پر کسیطرح صادق نہین آسکتین کیونکہ عکس یا سایہ مجسم شے کا ہوتا ہے مگر ایشور کے جسم کا ہونا مسلمہ ہے - پانی جو مختلف ظروف مین ہے وہ پانی کا جزو ہے اور ذات خدا کے اجزا نہین ہو سکتے ماسوائے اسکے ظروف آب و آفتاب کے وجود سے علیحدہ شے ہین اور ظرف پانی کے وجود سے علیحدہ شے ہے یون بھی وحدت نہ رہی -

ایک یہہ تمثیل بھی اکثر بیان کی جاتی ہے کہ جسطرح آفتاب کی شعاع آفتاب سے صادر ہو کر اُسی مین داخل ہو جاتی ہین اسیطرح مخلوقات وجود خالق سے صادر ہو کر اُسی مین سما جاتی ہین مگر یہہ تمثیل بھی لاعلمی کا نتیجہ ہے کیونکہ آفتاب کرہ نار ہے اور آگ سے جو شعلہ نکلتے ہین وہ پھر آگ مین داخل نہین ہو سکتے اسلئے جسقدر اجزائے مغرور آفتاب سے بذریعہ شعاع خارج ہو جاتے ہین وہ پہر آفتاب مین داخل نہین ہو سکتے اور اسیطرح گرمی نکلتے نکلتے ایک روز آفتاب ٹہنڈا ہو کر فنا ہو جاتا ہے ایک چھوٹی سی آگ کی چنگاری بہت تہوڑی عرصہ مین ٹہنڈی ہو جاتی ہے بمقابلہ اُسکے ایک لوہے کا گولہ بہت زیادہ وقت مین بہ نسبت چنگاری کے ٹہنڈا ہوتا ہے اسیطرح آفتاب بھی جو زمین کے وجود سے اسقدر بڑا ہے جیسے کہ چنے کے مقابلہ مین گھڑا لاکھون کروڑون برسون مین ٹہنڈا ہوتا ہے چنانچہ یہ امر تحقیقات علم طبیعات سے بخوبی ثابت ہو چکا ہے علاوہ اِسکے شعاعین ضرور آفتاب کا جز ہین اس اعتبار سے مخلوقات بھی خالق کا جزو ہونے چاہئیں اور اجزا کی حالت مین پھر وہی جملہ اعتراض اس تمثیل پر بھی وارد ہو جاتے ہین جو اوپر بیان ہو چکے ہین -

غرض جس پہلو سے دیکھئے مسئلہ ہمہ وست غلط ہی ثابت ہوا ہے اور ہوتا ہے پس اسمین کچھ شک و شبہ نہین کہ جیو اور پرکرتی ذات خدا سے علیحدہ قایم بالذات شے ہین اور جیو اپنے اعمال کی سزا بھگتنے کے لئے اس قفس عنصری مین قید ہے -

جس طریق عمل سے جیو اس مصیبت بھری قید سے نجات پا سکتا ہے اُسی کا نام مذہب ہے اور چونکہ ہر شخص ہمیشہ تکلیف اور مصائب سے بچنے کی خواہش رکھتا ہے اسلئے مذہب کو سب سے افضل و بالاتر مانا گیا ہے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اب یہہ امر تو طے ہو گیا کہ مذہب کیا شے ہے مگر یہہ باقی رہا کہ مذہب مین کیا حکمت ہے؟

اسکا جواب یہہ ہے کہ جہان تک دانائی اور عقل آرائی کو وسعت ہو سکتی ہے وہ سب حکمت کے معنی و مفہوم مین داخل ہے اور دانائی کی ترقی اور عقل کی درستی اور افزایش اور صفائی ودّیا سے ہوتی ہے لہذا ودّیا حکمت کا کارن (علت) اور حکمت ودّیا کا کاریہ (معلول) ہے

حکمت کی اس تعبیر کو پیش نظر رکھہ کر اس سوال کا جواب کہ مذہب مین کیا حکمت ہے یہی ہو سکتا ہے کہ مذہب سے وہ ودّیا حاصل ہوتی ہے کہ جو انسان کو تمام مصائب و تکالیف سے بچانے والی ہے اور بالآخر اس جیلخانۂ دنیوی سے نجات دیکر واصل خدا کر دیتی ہے جسکو عرف عام مین علم تصوّف۔ علم الٰہی یا یوگ ودّیا یا برہم ودّیا کہتے ہین۔

اسپر یہہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ جب نجات صرف یوگی جن یعنی صوفیون کو ہی حاصل ہو سکتی ہے تو دنیا کے کاروبار سے ناحق جو گرٹے مین پڑے ہین اور اس اعتبار سے دنیا کو بالائے طاق رکھکر ہر شخص کو صوفی ہی بنجانا چاہئے اسکا جواب یہ ہے کہ فی الحقیقت دین و دنیا دونون لازم ملزوم ہین یوگ ودّیا یا برہم ودّیا کا حاصل ہونا آسان نہین ہے بلا دوسری ودّیا اون کے مدد کے یہ ودّیا حاصل نہین ہو سکتی ہے۔ اسلئے ویدک مذہب مین پرا اور اپرا ودّیا کی دو قسمین قرار دی گئی ہین اور یہہ دونون باہم لازم ملزوم ہین پرا برہم ودّیا کا نام ہے اور اپرا دنیوی ودّیا کا۔

جبکہ مذہب اور مذہبی حکمت کی یہہ تعبیر ہے جو کہ اوپر بیان کی گئی تو صاف ظاہر ہے کہ جو مذہب ودّیا سے بہرا ور اور معقولات کے مطابق اور حکمت کا منبع ہے وہی ایسا مذہب ہے اور ہو سکتا ہے جسکو راہ راست اور نجات کی منزل پر پہونچا دینے والا کہہ سکین۔ خلاف اسکے جو مذہب کہ ودّیا سے خالی اور معقولات سے غیر مطابق اور حکمت سے الگ ہے وہ نجات کا باعث نہین ہو سکتا اور ایسا مذہب صرف وہی ہو سکتا ہے کہ جو ابتدائی آفرینش سے ہو کیونکہ ہم ثابت کر چکے ہین کہ ودّیا جیو کا گن (صفت) نہین ہے بلکہ ایشور کی صفت ہے اور اسلئے کوئی بچہ ماں کے پیٹ سے ودّیا لیکر پیدا نہین ہوتا بلکہ بعد پیدایش ماں باپ۔ گورو۔ استاد۔ مرشد وغیرہ سے ودّیا حاصل کرتا ہے اور انہون نے

اپنے ماباپ گورو وغیرہ سے حاصل کی تہی اسیطرح علی غیرالنہایت ابتدائی آفرینش عالم مین جو لوگ سب سے اول عالم و فاضل ہوئے وہی اصلی اور حقیقی اور ازلی اُستاد تمام دُنیا کے تہے اور جو مذہب اُنہون نے جاری کیا یعنی جو راستہ واسطے نجات کے اُنہون نے دکہلایا یا بتلایا وہی اصلی و حقیقی مذہب ہے یہی خاص وجہ ہے کہ صرف ایک ویدک مت یعنی ستہی پر ایسا مذہب ہے اور صرف وید ہی ایسی علم ہی کتابین ہین کہ جو تمام حکمتون اور علمون اور معقولات کا منبع ہین - اور بالخصوص ہماری دنیا یعنی ہندوستان کے لوگ شاستر و بجز اسکے اور کسی مذہب مین سے ہی نہین - کیونکہ ایشور کے گُن کرم سوبہاؤ جو اُنمین بیان کئے گئے ہین وہ باہم مختلف اور بیشتر ایسے ہین کہ جو ایشور کے گُن کرم سوبہاؤ نہین ہو سکتے اور یہی وجہ ہے کہ اُنمین طریقہ نجات بہی ایسا بیان کیا گیا ہے کہ جسکے ذریعہ سے نجات حاصل نہین ہو سکتی - مثلاً ہمارے ہندو بہائی پورانک مت والے گنگا اشنان مورتی پوجن وغیرہ سے نجات مانتے ہین - مگر باوجودیکہ ہمیشہ اس طریق نجات پر عمل کرتے ہین پہر بہی اس قید سے نہین چہوٹتے -

عیسائی صاحبان حضرت عیسیٰ مسیح پر اور اہل اسلام صاحب جناب رسالتمآب پر ایمان لانے سے نجات مانتے ہین - مگر باوجودیکہ لوگ اسی اُمید پر مُشرف بہ اسلام ہوئے اور بپتسما لیا مگر کسی کو ذرہ بہر بہی نور الٰہی نظر نہ آیا -

کیونکہ ہر وید آکاش اور کپال جون جون لوگ سادہن مین ترقی ہوتی جاتی ہے روشن و منور ہوتا چلا جاتا ہے اور جو لوگ اس پرم پونیت سادہن کو دہارن کرتے ہین اُنکے چہرہ سے جلال حقانیت برسنے لگتا ہے -

مذہب اور مذہبی حکمت کے معنی یہہ ہرگز نہین ہو سکتے کہ کسی خاص دریا مین نہانا راہ نجات کا دروازہ ہے یا کسی خاص ولی اللہ پر ایمان لانا باعث نجات ہے - کیونکہ خدا کی صفات عدل ایسا ماننے سے بالکل مفقود ہوئی جاتی ہے - وہان تو صرف ایک بہگتی کی ضرورت ہے نہ ذات کی پرشتش ہے نہ عقاید اور مذہب کی - سچ پوچہئے تو مذہب اور مذہبی حکمت کی ایک ایسی تعبیر کرنا دُنیا مین بُرائی کے پہیلنے کے لئے ناقص ذرائع کا مہیا کرا دینا ہے کہ جسکے بہروسہ پر لوگ فسق و فجور و گناہون کے کرنے پر دلیر ہو جاتے ہین اسلئے اصلی و صحیح تعبیر مذہب اور مذہبی حکمت کی یہی ہے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کہ برھمہ ودیا اور یوگ سادہن مذہبی حکمت ہین اور اُنکے ذریعہ سے اپنی آتما کو شُدہ اور پوتّر کرکے پرمانند پرمیشور کو پراپت ہونا راہ نجات یا سچّا مذہب ہے۔

اور اسی سے اس تیسرے سوال کا جواب بہی حاصل ہو جاتا ہے کہ دُنیا مین رہ کر انسان کو کسی مذہب کی پیروی کرنی چاہئے یا نہین یعنی یہہ کہ اس قید ہستی سے چہوٹنے کے لئے ایسے مذہب کی پیروی لازمی ہے کہ جس کے ذریعہ سے جیو اس قید سے چہوٹ جائے۔

دوسرے سوال کے بقیہ جز کی بابت ہم پہلے بہی لکھہ چکے ہین اور اب پھر ریمارک کرتے ہین کہ اُسکے متعلق ہمارے فاضل بہائی جناب پنڈت گنگا پرشاد صاحب ایم۔ اے پروفیسر آف سائنس گورنمنٹ ہائی اسکول میرٹھ نے ایک بڑی طویل اور عالمانہ بحث تحریر کی ہے کہ جو عنقریب شائع ہونیوالی ہے۔ اسلئے ہم اسپر خامہ فرسائی کرنا فضول سمجھتے ہین۔ اوم شانتی شانتی شانتی

ذات پات بوجھے نا کوے

ہر کو بھجے سو ہر کا ہوے

سپاس بقیاس اُس کارساز حقیقی کا جسکے افضال بیہمال سے یہہ کتاب لاجواب چھبیسوین ماہ نومبر ۱۸۹۴ء کو بحُسن اہتمام وسعی مالا کلام نامی مطبع ودیا درپن شہر میرٹھ سے چہپکر مشہور عُ انام ہوئی

تمّت

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

صحیح غلطنامہ وگیان مالا کتاب پڑہنی سے پہلے ان غلطیون کو درست کر لیجیے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۷	کبھی	کہین	۱۲	۶	کام نہین چلتا	کام نہین لیتا
۱	۱۰	کیا ہے	کیا شے ہے	۱۳	۱۰	اُنکا	اُسکا
۲	۵	"	"	۱۶	۹	سال حالی	سال حال سنہ ۱۸۹۳ء
۳	۴	جاتی جاتی	جانی جاتی	"	۲۱	ماترمان پترمان پرشووید	ماترمان پترمان
۴	۲	ضرف	ظرف				آچاریہ مان پُرشو وید
"	۳	ضرف مضروف	ظرف مظروف	۱۷	۵	صفت	جو صفت
"	۳	مضروف	مظروف	۱۷	۱۷	اشیائی درجہ ہائی	اشیائی موجود
"	۴-۵	خُلد	خلا			عالم	عالم
۴	۲۰	کریہ الصورت	کریہ الصوت	۱۹	۴	ضرور ہے کہ	ضرور ہے کہ جو
۵	۲	کمی بیشی پیدا	کمی بیشی سے پیدا	۱۹	۱۶	ہور ہور ہا ہے	ظہور ہور ہا ہے
۶	۷	کِتنے	کِن	۲۰	۱۲	مجس ہے	محبس ہے
"	۲۱	لاینجزا	لایتجزا	۲۱	۱	یون کیا کرتے	یون کہا کرتے ہین
۷	۳	مِٹی	مُٹھی	۲۱	۷	کوئی نقص نہین ہیگا	کوئی نقص نہین آتا
"	۱۵	یہان	بیان	"	"	اور	بعض لوگ کہا کرتی
"	۱۷	جراسکی	حواس کی				ہین کہ
۸	۱	اسقدر	اسی قدر	۲۱	۱۷	خود ہی عبرت ہو	خود بہی عبرت ہو
۱۰	۱	اجزا مین نہ ہووہ	جزو مین ہووہ کل ہین	۲۱	۱۹	ٹری معلوم ہوتی ہو	بری معلوم ہوتی ہی
۱۰	۱۲	روپ سے خوشنما	روپ خوشنما	۲۲	۲	مان باپکا لاڈ پیار	مان باپ لاڈ پیار

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۳	۲	رفتار برابر ہے	رفتار برابر رہے
۲۳	۱۱	قوب	قوت
۲۳	۱۶	لوڑہکاتا	لوڑہکتا
۲۴	۲	قابلیت ہوسکتی ہے	قابلیت نہین ہوسکتی ہے
〃	۳	زمین کشش	زمین کی کشش
〃	۸	طاقت ٹہرائی	طاقت کی ٹہرائی
۲۶	۳	حلو	حلوا
〃	۶	جوہم کوخوف	توہمکوخوف
۲۷	۲	نظرنہین آئین	نظرنہین آتین
۲۷	۱۳	اُسکی صرف	اُسکی وجہ صرف
۲۸	۱	مُبرّا معرّا	مُبرّا ومعرّا
۲۸	۱	شرگن	سگن
〃	۲	〃	〃
〃	۵	جو جملہ مذاہب	جملہ مذاہب
〃	۱۴	ہمارا انشا اسی	کہ ہمارا انشا اس
〃	۲۱	رفیق	رفتن
۲۹	۴	اس ارواح قفس	ارواح اس قفس
〃	۱۶	تینون سے علیحدہ	تینون شے علیحدہ
۳۰	۱۲	میوجد	موجد
۳۱	۵	ظروف آب	ظروف وآب
〃	۱۰	مغرور	محرور
〃	۱۱	ایک اور آفتاب	ایک روز آفتاب

راقم للتا پرشاد وکیل غازی آباد مصنف کتاب ہذا۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ضرور خریدو

جوہر نباتات - اس کتاب مین تمام حالات نباتات اس تفصیل و شرح کے ساتھہ درج کیے ہین کہ اسکے بعد قطعاً ضرورت دریافت کسی سے باقی نہین رہتی عام درختون کی ماہیت اور اُنکے دیسی انگریزی نام اُنکے بونے کی ترکیب پرورش کے طریقے اور اُنکی قیمت وغیرہ وغیرہ سب ظاہر کی ہین درختون کی تصویرین ہی بنائی گئی ہین - ڈائرکٹر نباتات نے بھی اس کتاب کو پسند کیا ہے اُردو زبان کی یہ پہلی ہی کتاب ہے جسنے ہوشیار مالیون کے ذہنی خیالات کو عوام پر ظاہر کردیا امرا اور اُن لوگون کو جو باغ لگانیکے شایق ہین خصوصاً اور عوام کو بغرض واقفیت عموماً اس کتاب کو اپنے پاس رکھنا چاہیے قیمت بلا محصول عہ معہ محصول بذریعہ ویلیو پے ایبل عہ

جوہر زراعت - اس کتاب مین پھل وغیرہ زیر کاشت دیسی - ولائتی ترکاریان مصالحہ وساگ وغیرہ جملہ اشیاء زراعت کا مُفصّل و مشرح حال درج کیا گیا ہے - واقعی یہہ کتاب جوہر زراعت اسم بامُسمّی کتاب ہے - زمینداران اور مزارعان کو ازبس مُفید ہے - کوئی بات کھیتی کے متعلق ایسی نہین ہے جسکا تذکرہ اسمین نہو - اُردو مین کوئی کتاب ایسی نہ تھی انگریزی مین البتہ تھین لیکن عام لوگ اُن سے فائدہ نہین اُٹھا سکتے تھے - اُمید ہے کہ ناظرین اس مُفید کتاب کی ضرور قدر کرینگے قیمت بلا محصول عہ معہ محصول ویلیو پے ایبل عہ

جوہر مشاہیر - اس نادر کتاب مین زمانہ حال کے سو مشہور معروف نامی بادشاہان - پیغمبران - عالمان فاضلان - بہادران - رفارمران - موجدان مثل بودہ - عیسیٰ - موسیٰ - محمدؐ - زردشت - نانک - پیر تری شنکر آچاریہ - بکرم - بھوج - تیمور - سعدی - ابوالفضل - بوعلی سینا - سکندر - پیٹر - لوتھر - بونا پارٹ - ملکہ وکٹوریہ - نورجہان - میڈم بلوٹسکی - سُقراط - فیثاغورث - نیوٹن - ارسطو - دیانند سرستی - سر سید احمد خان - مسٹر گلیڈ اسٹون - راجہ رام موہن رائے وغیرہ کے حالات اور سوانح عمری اور مشہور عورتون کے تذکرے معہ تصاویر درج کئے ہین قیمت بلا محصول عہ محصول بذریعہ ویلیو پے ایبل عہ

جوہر حیوانات - اس کتاب مین دُنیا بھر کے ہر قسم کے ۳۰۰ جانوران ہندوستان و غیر ولایت کے حالات پیدائش - ملک خوراک شباہت عمر خواص وغیرہ معہ تصاویر نہایت واضح طور پر درج کئے ہین اسوقت تک ایسی مفصل اور مکمل کتاب اُردو زبان مین نہین دیکھی گئی قیمت معہ محصول ویلیو پے ایبل عہ بلا محصول عہ - **المشتہر** کشن سروپ مالک و مہتمم مطبع ودیا درپن میرٹھ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مہابھارت رکھا ہے سالکان مُسلک عقیدت و رہروان جادہ حقیقت
کو اسکے مطالعہ سے حظ وافی اور عام ناظرین کو سرور کافی حاصل ہوگا۔ کیونکہ یہہ
وہ کتاب ہے جسمین میدان کارزار کی ہو بہو تصویرین سچّی بہادری کے مشہور کارنامے
جانگداز مایوسیون کے دلخراش مُرقّعے۔ رقّت آلود حسرتون کے حیرت آمیز خاکے
کھچے ہوئے ہین۔ ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہین کہ ایسا بامحاورہ عُمدہ ترجمہ
اس مُفید اور پُر اثر تاریخ کا اجتک ناظرین کے مُلاحظہ سے نہین گذرا ہوگا سچ تو یہہ
ہے کہ مُولف نے بڑی بھاری ضرورت کو رفع کیا ہی عبارت سلیس الفاظ نفیس مضمون دلچسپ
لایق داد ہے ایک ایک فقرہ قابل صاد ہے۔ ہم زیادہ حال لکھتے ہوئے ڈرتے ہین کہ
مبادا بعض حضرات ہمارا بیان مُبالغہ اور بناوٹ تصور کرین لہذا انہین الفاظ پر
اکتفا کرتے ہین کہ جو صاحب اس نادر کتاب کو ملاحظہ کرینگے خود اسکی تعریف مین رطب اللسان ہونگے

بسو گند گفتن کہ زر مغربیست ٭ چہ حاجت محک خود بگوید کہ کیست

منجملہ اٹھارہ پربکے آدپرب اور سبھا پرب تیار ہوگئے بن پرب زیر طبع
ہے۔ جن شائقین کو خریداری منظور ہو درخواست اپنی مطبع مذکور مین مشتہر کے پاس معہ
نقد قیمت یا بذریعہ ویلیو پے ایبل بھیجکر طلب فرماوین قیمت ہر پرب کی علیحدہ رکھی گئی ہے
جملہ پربونکی قیمت کا مجموعہ بنظر فوائد عوام صرف آٹھ روپیہ ہی لیکن جو صاحب آخر مارچ تک پیشگی
قیمت ارسال فرماوینگے انہین چھہ روپیہ مین کُل پرب دئے جاوینگے یعنی موجودہ پرب اُنکی
خدمتمین بھیجدے جائینگے اور باقی پرب چھپ چھپکے بتدریج روانہ ہوتے رہینگے قیمت آدپرب سبھا پرب
۶/ ۱۴/
مشتہر منشی سرورچند منصرم مطبع دوریادرپن وایڈیٹر و پروپرائٹر اخبار رئیس سنبدمیرٹھ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

* ओ३म् *

भवानी भण्डार

पुस्तक संख्या..........

पंजिका संख्या..........

पुस्तक पर सर्व प्रकार की निशानियां लगाना वर्जित है। कोई महाशय १५ दिन से अधिक देर तक पुस्तक अपने पास नहीं रख सकते। अधिक देर तक रखने के लिये पुनः आज्ञा प्राप्त करनी चाहिये।

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri